الجزء ۹

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

تو ان کی قوم میں سے جن لوگوں کو (اپنی حشمت دُنیا پر) بڑا گھمنڈ تھا کہنے لگے کہ اے

لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ

شعیب ہم تمہیں اور تمہارے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی بستی سے نکال باہر کردینگے

مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا

مگر جبکہ تم بھی ہمارے اسی مذہب و ملت میں لوٹ کر آجاؤ (تو خیر) شعیبؑ نے کہا کیا ہم اگرچہ

كٰرِهِيْنَ ۝۸۸ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا

تمہارے مذہب سے نفرت ہی رکھتے ہوں (تب بھی لوٹ جائیں معاذ اللہ) جب تمہارے باطل دین سے خدا

فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ

نے مجھے نجات دی اسکے بعد بھی اب اگر ہم تمہارے مذہب میں لوٹ جائیں تب تو ہمنے خدا پر بڑا جھوٹا

لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ

بہتان باندھا (اور ہمارے واسطے تو کسی طرح جائز نہیں کہ ہم تمہارے مذہب کی طرف لوٹ جائیں مگر

رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ

ہاں جب میرا پروردگار اللہ چاہے تو (البتہ مضائقہ نہیں) ہمارا پروردگار تو اپنے علم سے تمام (عالم کی) چیزوں کو

بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۝۸۹

گھیرے ہوئے ہے ہمنے تو خدا ہی پر بھروسہ کرلیا اے ہمارے پروردگار تو ہی ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان ٹھیک

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ

ٹھیک فیصلہ کردے اور تو تو سب سے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے اور ان کی قوم کے چند سردار جو کافر تھے (لوگوں سے)

شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝۹۰ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

کہنے لگے کہ اگر تم لوگوں نے شعیب کی پیروی کی تو اسمیں شک ہی نہیں کہ تم سخت گھاٹے میں ہوگے غرض ان

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝۹۱ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

لوگوں کو زلزلہ نے لے ڈالا لہ بس تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے، جن لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا

لہ اس قصے کے اخلاقی نتیجے حسب ذیل ہیں:۔ عبادت کی ترغیب، توحید کی تحریص، ناپ تول میں خیانت نہ کرنا، مفسدہ پردازی سے بچنا، ہر ہنر مندی سے بچنا، اور اپنے جتھے پر نہ اترانا، حق بات میں آپس کی پھوٹ سے نہ ڈرنا، مصیبت کے وقت خدا پر بھروسہ کرنا، نادان کے بہکانے میں نہ آنا، ہٹ دھرموں پر پچھتانے اور ترس کھانے کا بیجا ہونا۔ ۱۲

شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۛ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا
تھا وہ (ایسے مرمٹے کہ) گویا اُن بستیوں میں کبھی آباد ہی نہ تھے جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی
كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ۝٩٢ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ
لوگ گھاٹے میں رہے، تب شعیب ان لوگوں کے سر سے ٹل گئے اور (اُن سے مخاطب
لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ
ہوکر) کہا اے میری قوم میں نے تو اپنے پروردگار کے پیغام تم تک پہنچا دیئے اور تمھاری خیرخواہی کی تھی پھر
اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝٩٣ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ
اب میں کافروں پر کیونکر افسوس کروں اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر وہاں
مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ
کے رہنے والوں کو (کہنا نہ ماننے پر) سختی اور مصیبت میں مبتلا کیا تاکہ وہ لوگ (ہماری بارگاہ
لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ۝٩٤ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ
میں) گڑگڑائیں پھر ہم نے تکلیف کی جگہ آرام [۱۵] کو بدل دیا یہاں تک کہ وہ لوگ بڑھ
الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا
نکلے اور کہنے لگے اس طرح کی تکلیف و آرام تو ہمارے باپ دادوں کو بھی پہنچ چکا ہے تب ہم
الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا
نے (اس بڑھ نکلنے کی سزا میں) اچانک ان کو (عذاب میں) گرفتار کیا اور
يَشْعُرُوْنَ ۝٩٥ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا
وہ بالکل بےخبر تھے اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لاتے اور پرہیزگار بنتے تو
لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
ہم ان پر آسمان و زمین کی برکتوں (کے دروازے) کو کھول دیتے مگر (افسوس) ان لوگوں نے
وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝٩٦
(ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا تو ہم نے بھی انکے کرتوتوں کی بدولت ان کو (عذاب میں) گرفتار کیا

[۱۵] اس لحاظ سے کہ اچھی نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں ہو جائے اور قیامت میں جب وہ ہمارے سامنے آئیں تو نرے کھرے بدہی ہوں ۱۲

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّ

تو کیا (ان) بستیوں کے رہنے والے (اس سے) بیخوف ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب راتوں رات

هُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ

آجائے جبکہ وہ پڑے بیخبر سوتے ہوں، ان بستیوں والے اس سے بیخوف ہیں کہ ان پر دن دھاڑے

بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ

ہمارا عذاب آپہنچے جبکہ وہ کھیل کود میں مشغول ہوں تو کیا یہ لوگ خدائی تدبیر سے ڈھیٹ ہو گئے

فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَلَمْ

ہیں تو یاد رہے کہ خدا کے داؤ سے صرف گھاٹا اٹھانے والے ہی نڈر ہو بیٹھتے ہیں کیا جو لوگ اہل زمین

يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ

کے بعد زمین کے وارث (و مالک) ہوتے ہیں انھیں یہ معلوم نہیں کہ اگر ہم چاہتے تو انکے گناہوں کی

لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

بدولت انکو مصیبت میں پھنسا دیتے (مگر یہ لوگ ایسے ناسمجھ ہیں کہ گویا) انکے دلوں پر ہم خود مہر

فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ

کر دیتے ہیں کہ یہ لوگ کچھ سنتے ہی نہیں (اے رسول) یہ چند بستیاں ہیں جن کے حالات ہم تم سے بیان

مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا

کرتے ہیں اور (سمجھیں تو) شک ہی نہیں کہ انکے پیغمبر انکے پاس بہت سے واضح و روشن معجزے لیکر آئے مگر یہ لوگ

كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى

جسکو پہلے جھٹلا چکے تھے اس پر بھلا کاہے کو ایمان لانے والے تھے خدا یوں کافروں کے دلوں پر علامت

قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ

مقرر کر دیتا ہے (کہ یہ ایمان نہ لائیں گے) اور ہم نے تو ان میں سے اکثروں کا عہد[1] ٹھیک نہ پایا

وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ

اور ہم نے ان میں سے اکثروں کو بدکار ہی پایا پھر ہم نے (ان پیغمبران مذکورین کے بعد) موسیٰ کو

[1] وہ عہد جو ان لوگوں نے خوف و ضرر کو دیکھ کر کیا تھا کہ اگر یہ بلا ہم سے دفع ہو گئی تو ہم ایمان لائیں گے ۱۲-۱۲-۱۲

اس لغت کی فہمائش

بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا

فرعون[1] اور اسکے سرداروں کے پاس معجزے عطا کرکے (رسول بنا کر) بھیجا تو ان لوگوں نے ان

بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَقَالَ

معجزات کے ساتھ (بڑی بڑی) شرارتیں کیں پس ذرا غور تو کرو کہ آخر فسادیوں کا انجام کیا ہوا اور موسیٰ

مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾

نے (فرعون سے) کہا اے فرعون میں یقیناً پروردگار عالم کا رسول ہوں) مجھ پر واجب ہے کہ خدا

حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ قَدْ جِئْتُكُمْ

پر سچ کے سوا (ایک حرف بھی جھوٹ) نہ کہوں میں یقیناً تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے

بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾

واضح اور روشن معجزہ لے کر آیا ہوں تو تو بنی اسرائیل کو میرے ہمراہ کر دے فرعون کہنے لگا

قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ

اگر تم سچے ہو اور واقعی کوئی معجزہ لے کر آئے ہو تو اسے دکھاؤ (یہ سنتے ہی موسیٰ نے اپنی چھڑی

الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾

(زمین پر) ڈال دی پس وہ یکایک (اچھا خاصا) ظاہر بظاہر اژدھا بن گیا اور اپنا ہاتھ باہر

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَاۗءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ

نکالا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہر شخص کی نظر میں جگمگا رہا ہے تب فرعون کی قوم کے چند سرداروں

قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ

نے کہا یہ تو البتہ بڑا ماہر جادوگر ہے یہ تو چاہتا ہے کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال باہر کر دے تو اب تم لوگ

مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَ

اسکے بارے میں کیا صلاح دیتے ہو (آخر سب نے متفق اللفظ کہا کہ (اے فرعون) انکو اور انکے بھائی (ہارون) کو

اَرْسِلْ فِي الْمَدَاۗىِٕنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾

چند مہلت دیجئے اور (اطراف کے) شہروں میں ہرکاروں کو بھیجئے کہ تمام بڑے بڑے جادوگروں کو جمع کر کے آپ

[1] فرعون جس کا نام ولید بن مصعب بن ریان تھا، ریان حضرت یوسف کے زمانہ میں بادشاہ مصر تھا اور چونکہ حضرت یوسف خریدے گئے تھے اسی وجہ سے یہ فرعون (ولید ابنی اسرائیل کو اپنا غلام سمجھتا تھا اور اسی کے پنجہ سے بنی اسرائیل کو چھڑانے کے واسطے حضرت موسیٰ مصر میں بھیجے گئے فرعون نے چار سو برس زندگی کی تھی اور خدا کی شان اسکو کبھی کوئی بیماری نہ ہوئی، اس کی خوراک اکثر منقے تھے اسکے سات شہر بنائے تھے اور سب کے گرد نیستان تھے اور ان میں شیر چھوڑ دیئے تھے تاکہ حضرت موسیٰ سے محفوظ رہے مگر جب حضرت موسیٰ اونی ٹوپی کرتا پہنے اور بالوں کی ایک رسی کمر میں باندھے مصر میں آئے تو شیر خود ڈر کر بھاگے جب شہر میں آئے تو جس دروازے پر پہنچے خود بخود کھل گیا جب فرعون کے دروازے پر پہنچے تو دربانوں نے نہ جانے دیا ایک دن ان کمبختوں نے کہا کہ خدا کو دوسرا آدمی نہیں ملتا تھا کہ اسکے تم کو بھیجا یہ سنکر آپ کو غصہ آیا ایک عصا کا مارنا تھا کہ دروازہ خود بخود کھل گیا اور آپ اندر چلے اور جس دروازے پر آپ عصا مارتے کھل جاتا یہاں تک کہ فرعون کے پاس پہنچے تو اس نے لوگوں کو منع کیا کہ مت روکو آپ نے فرمایا میں خدا کا رسول ہوں اس نے کہا اگر سچے ہو تو کوئی معجزہ دکھاؤ آپ نے عصا کو زمین پر ڈال دیا کہ وہ تعظیم الشان اژدہا بن کر منہ کھول کر فرعون کی طرف بڑھا اور فرعون نے دیکھا کہ اس کے پیٹ کے اندر آگ شعلہ زن ہے اور وہ اسکے ساتھی خوف سے بھاگے اور فرعون کو توڑ کے مارے دست آنے لگے اور اس بھگدڑ میں بہت سے لوگ کچل کے مر گئے اس وقت فرعون کے منہ سے بیساختہ نکلا خدا کے واسطے اس کو اٹھا لو، آپ نے اٹھا لیا تو پھر جیسا تھا ویسا عصا بن گیا۔ ۱۲

وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا

کے دربار میں حاضر کریں غرض[1] جادوگر سب فرعون کے پاس حاضر ہو کر کہنے لگے اگر ہم (موسیٰ سے) جیت

نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

جائیں تو ہم کو بڑا (بھاری) انعام ضرور ملنا چاہیئے) فرعون نے کہا (ہاں انعام ہی نہیں بلکہ پھر تو تم ہمارے

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ

دربار کے مقربین سے ہو گے اور مقررہ وقت پر جمع ہوئے تو بول اٹھے کہ اے موسیٰ یا تو تمہیں (اپنے منتر) پھینکو یا ہم

الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ

ہی (اپنے اپنے منتر) پھینکیں موسیٰ نے کہا (اچھا پہلے) تم ہی پھینک (کے اپنا حوصلہ نکال) تو جب جو

النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ

ہی ان لوگوں نے (اپنی رسیاں) ڈالیں تو لوگوں کی نظر بندی کر دی (کہ سب سانپ معلوم ہونے لگیں) اور لوگوں کو ڈرا دیا

اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا

اور انہوں نے بڑا بھاری) جادو دکھایا اور ہم نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ (بیٹھے کیا ہو) تم بھی اپنی چھڑی ڈال تو

يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ ۚ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ۚ

دو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ چھڑی انکے بنائے ہوئے (جھوٹے سانپوں کو ایک ایک کر کے نگل رہی ہے) القصہ حق بات تو

فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ ۚ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ

(جم کے) بیٹھی اور انکی ساری کارستانی ملیامیٹ ہو گئی پس فرعون اور اسکے طرفدار سب کے سب اس اکھاڑے میں ہار

سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ

اور ذلیل و رسوا ہو کے پلٹے اور جادوگر سب (موسیٰ کے سامنے) سجدہ میں گر پڑے اور عاجزی سے بولے ہم سارے جہان کے پروردگار پر

مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ

ایمان لائے جو موسیٰ و ہارون کا پروردگار ہے فرعون نے کہا (ہائیں) تم لوگ میری اجازت کے قبل اس پر ایمان

اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي

لے آئے یہ ضرور تم لوگوں کی مکاری ہے جو تم لوگوں نے اس شہر میں پھیلا رکھی ہے تاکہ اسکے

[1] بارہ ہزار جادوگر جمع ہوئے تھے ان کے استاد چار شخص تھے ساذور خادور خطط مصفی اور ان چاروں کا بھی ایک استاد تھا جس کا نام شمعون تھا مگر جب ان لوگوں نے مصر میں آتے ہی یہ سن لیا تھا کہ حضرت موسیٰ کے سوتے وقت بھی عصا اژدہا بن کر ان کی حفاظت کرتا ہے۔ اسی وقت انکی ہمت پست ہو گئی تھی کیونکہ جادوگر کے سونے کے بعد جادو کا اثر نہیں رہتا یہ مقابلہ اسکندریہ کی زمین پر ہوا تھا اور وہاں کی تمام خلقت اور فرعون کا لشکر بھی موجود تھا اور خود فرعون ایک تخت پر بیٹھا تماشہ دیکھ رہا تھا۔

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

الْمَدِيْنَةِ تِخْرُجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

باشندوں کو یہاں سے نکال باہر کرو پس تمہیں عنقریب ہی اس شرارت کا مزا معلوم ہو جائے گا۔

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ

میں تو یقیناً تمہارے (ایک طرف کے) ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کٹوا ڈالوں گا پھر تم سب کے سب کو

لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

سولی دیدونگا جادوگر کہنے لگے ہمکو تو آخر ایک روز اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا (مرجانا) ہے

مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا

اور تو ہم سے اسکے سوا اور کسی بات کی عداوت رکھتا ہے کہ جب ہمارے پاس خدا کی نشانیاں آئیں تو ہم انپر

لَمَّا جَآءَتْنَا ۭ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا

ایمان لے آئے (اور اب تو ہماری یہ دعا ہے کہ) اے پروردگار ہمپر صبر (کا مینہ) برسا اور ہمیں اپنی فرمانبرداری کی

مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ

حالت میں دنیا میں اٹھا لے[1] اور فرعون کی قوم کے چند سرداروں نے (فرعون سے) کہا کہ آپ موسیٰ اور اسکی قوم

مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ

کو (انکی حالت پہ) چھوڑ دینگے کہ ملک میں فساد کرتے پھریں اور آپ کو اور آپکے خداؤں (کی پرستش) کو چھوڑ

وَاٰلِهَتَكَ ۭ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ

بیٹھیں فرعون کہنے لگا (تم گھبراؤ نہیں) ہم عنقریب ہی انکے بیٹوں کو قتل کرتے ہیں اور انکی عورتوں کو زندہ

وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ

بنانے کیواسطے زندہ رکھتے ہیں اور ہم تو ان پر ہر طرح قابو رکھتے ہیں (یہ سنکر) موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا

اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا

(بھائیو) خدا سے مدد مانگو اور صبر کرو، ساری زمین تو خدا ہی کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے

مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

جس کو چاہے اسکا وارث (و مالک) بنائے اور خاتمہ بخیر تو بس پرہیزگاروں ہی کا ہے وہ

[1] سبحان اللہ کیا دعا تھی اور کیسے وقت اُن کی زبان سے نکلی تھی کہ تاثیر میں تیر بہدف نکلی خدا کی شان صبح کو یہ لوگ کافر تھے۔ کچھ دن چڑھے اپنا جادو لوگوں کو دکھلایا اور فرعون کی عزت کی قسم کھائی اور نماز ظہر کے وقت اُن پر خدا کا فضل ہوا اور ایمان لائے اور نماز عصر کے وقت اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور مغرب کے وقت سولی دی گئی اور بہشت میں پہنچے۔ اللہ اکبر ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔

ع ۱۸

ان ہی کے واسطے موزوں ہے ۱۲-۱۲-۱۲

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا

لوگ کہنے لگے کہ (اے موسیٰ) تمہارے آنے کے قبل ہی سے اور تمہارے آنے کے بعد بھی ہمکو تو برابر

جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَ

تکلیف ہی پہنچ رہی ہے (آخر کہاں تک صبر کریں) موسیٰ نے کہا عنقریب ہی تمہارا پروردگار تمہارے دشمن کو

يَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۲۹

ہلاک کریگا اور تمہیں (اس کا) جانشین بنائے گا پھر دیکھے گا کہ تم کیسا کام کرتے ہو اور بیشک ہم نے

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ

فرعون کے لوگوں کو برسوں کے قحط اور پھلوں کی کمی پیداوار (کے عذاب) میں گرفتار کیا تاکہ

مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝۱۳۰ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ

وہ لوگ عبرت حاصل کریں تو جب انھیں کوئی راحت ملتی تو کہنے لگتے کہ

الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ

کہ یہ تو ہمارے لئے سزاوار ہی ہے اور جب انھیں کوئی مصیبت پہنچتی تو موسیٰ

يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ

اور ان کے ساتھیوں کی بدشگونی سمجھتے دیکھو ان کی بدشگونی تو خدا کے ہاں (لکھی جا چکی)

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۳۱ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ

تھی مگر بہتیرے لوگ نہیں جانتے ہیں اور (فرعون کے لوگ موسیٰ سے ایک مرتبہ) کہنے لگے کہ تم ہم پر جادو

مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۳۲

کرنے کیلئے چاہے جتنی نشانیاں لاؤ مگر ہم تو کسی طرح ایمان نہیں لائیں گے تب ہم نے ان پر

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَ

(پانی کے) طوفان اور ٹڈیوں اور جوؤں اور مینڈکوں اور خون کا عذاب بھیجا کہ سب

الضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا

جدا جدا (ہماری قدرت کی) نشانیاں تھیں اس پر بھی وہ لوگ تکبر ہی کرتے رہے،

وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ

اور وہ لوگ گنہگار تو تھے ہی لہ اور جب ان پر عذاب آپڑتا تو کہنے لگتے اے موسیٰ تم سے جو خدا نے

قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ

قبول دعا کا) عہد کیا ہے اسی کی امید پر اپنے خدا سے دعا مانگو اور اگر تم نے ہم سے عذاب کو ٹال دیا تو ہم ضرور

كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ

تم پر ایمان لائیں گے اور تمہارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھی ضرور بھیجدیں گے پھر جب ہم ان

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ

سے اس وقت کے واسطے جس تک وہ ضرور پہنچتے عذاب کو ہٹا لیتے تو پھر

هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ

فوراً بدعہدی کرنے لگتے تب (آخر) ہم نے اُن سے (انکی شرارتوں کا) بدلہ لیا تو چونکہ وہ لوگ

فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا

ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور اُن سے غافل رہتے تھے ہم نے اُنھیں دریا میں ڈبو دیا اور جن

عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا

بیچاروں کو یہ لوگ کمزور سمجھتے تھے انھیں کو (ملک شام کی) زمین کا جس میں ہم نے (زر خیز ہونیکی)

يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ

برکت دی تھی اسکے پورب پچھم (سب) کا وارث (و مالک) بنا دیا اور چونکہ بنی اسرائیل نے

بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰي

(فرعون کے ظلموں پر) صبر کیا تھا اسلئے تمہارے پروردگار کا نیک وعدہ (جو انسے بنی اسرائیل سے

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ

کیا تھا) پورا ہو گیا اور جو جو کچھ فرعون اور اس کی قوم

يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

کے لوگ کرتے تھے اور جو اونچی عمارتیں بناتے تھے ہم سب نے برباد کر دیں اور ہم نے

لہ جادوگروں کے ایمان لانے پر مصر کے بہت سے لوگ ایمان لائے تھے ان سب کو فرعون نے اپنے وزیر ہامان کے بہکانے سے مقید کر دیا اور جب حضرت موسیٰ کی سفارش پر بھی نہ چھوڑا تو حضرت موسیٰ اپنے لوگوں کے ساتھ شہر کے باہر جا کر خیموں میں رہے اور ادھر خدا نے اپر طوفان بھیجا کہ انکے سارے مکانات منہدم ہو گئے اور شہر چھوڑ جنگل میں جا بسے اس وقت فرعون نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ تم دعا کرو اگر یہ سب ہٹ گیا تو ہم قیدیوں کو چھوڑ دینگے جب طوفان ہٹ گیا تو وعدہ وفا نہ کیا اسکے بعد ٹڈیوں کا عذاب آیا اور ان کی تمام کھیتیاں اور باغ برباد ہو گئے اسکے بعد چھڑیاں آئیں کہ ان لوگوں کے بدن میں اور کپڑوں میں پڑ گئیں اور تل بھر زمین خالی نہ تھی پھر مینڈکوں کا عذاب آیا کہ ان کے کان سے ناک سے نکلتے تھے کھانوں میں پڑ جاتے پھر دریائے نیل کو خدا نے خون بنایا مگر وہی پانی بنی اسرائیل کے واسطے اصل پانی تھا یہانتک کہ قبطی سبیلیں سے کہتے تھے کہ تم اپنے منہ میں پانی لیکر میرے منہ میں رکھدو مگر اس پر بھی جب ان کے منہ میں آتا تھا تو خون ہو جاتا تھا۔ اسکے بعد پھر ان پر برف کا عذاب آیا کہ اس سے دب کر بہت سے لوگ مر گئے، غرض جب عذاب آتا تو فرعون حضرت موسیٰ کی خوشامد کرتا کہ ابھی تمہاری دعا سے نجات ہوئے تو ضرور قیدیوں کو چھوڑ دونگا اور ایمان بھی لاؤنگا اور جب وہ ٹل جاتی تو پھر کچھ نہیں یونہی چالیس برس گذر گئے آخر خدا نے پھر وبا بھیجی اور اسمیں نصف شب کو ہر شخص کا بڑا بیٹا مر گیا غرض ہر شخص اپنے غم میں مبتلا ہوا اور حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو قید سے چھڑا چلتے ہوئے پھر کئی روز کے بعد جب فرعون کو اطمینان ہوا اور خبر لگی تو پیچھا کیا، آخر ڈوب مرا۔ ۱۲

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ
بنی اسرائیل کو دریا کے اس پار اتار دیا تو ایک ایسے لوگوں پر سے گذرے
یَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا یٰمُوْسَی اجْعَلْ
جو اپنے (ہاتھوں سے بنائے ہوئے) بتوں کی پرستش پر جمے بیٹھے تھے (تو انکو دیکھ کر بنی اسرائیل موسیٰ سے) کہنے
لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾
لگے اے موسیٰ جیسے ان لوگوں کے معبود (بت) ہیں ویسے ہی ہمارے لئے بھی ایک معبود بناؤ موسیٰ نے جواب دیا کہ
اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِیْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا
تم تو بڑے جاہل لوگ ہو (ارے کمبختو) یہ لوگ جس مذہب پر ہیں وہ یقینی برباد ہو کر رہے گا اور جو عمل یہ لوگ
یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ
کر رہے ہیں وہ سب ملیامیٹ ہو جائیگا۔ (موسیٰ نے یہ بھی) کہا۔ کیا تمہارا یہ مطلب ہے کہ خدا کو چھوڑ کر میں دوسرے
عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَاِذْ اَنْجَیْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ
کو تمہارا معبود تلاش کروں حالانکہ اسنے تمکو ساری خدائی پر فضیلت دی ہے اے بنی اسرائیل وہ وقت یاد کرو (جب ہم نے
یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ
تمکو فرعون کے لوگوں سے نجات دی جب وہ لوگ تمہیں بڑی بڑی تکلیفیں پہنچاتے تھے تمہارے بیٹوں کو تو چن چن کر قتل کر
یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو (لونڈیاں بنانے کیواسطے) زندہ رکھ چھوڑتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کیطرف
عَظِیْمٌ ﴿۱۴۱﴾ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا
سے تمہارے (صبر کی) سخت آزمائش تھی اور ہمنے موسیٰ سے (توریت دینے کیلئے) تیس رات کا وعدہ کیا اور
بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰی
ہم نے اس میں دس (رات) بڑھا کر (پورا) کر دیا غرض اسکے پروردگار کا وعدہ چالیس رات میں پورا (جملہ) ہو گیا اور (چلتے
لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ
وقت) موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ تم میری قوم میں میرے جانشین رہو اور انکی اصلاح کرنا اور فساد

---

۱۲ ع ۶

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

۱۲ ملک مین میں قبیلہ لخم کے لوگ ۱۲ حضرت موسیٰ نے خدا کے وعدے کے موافق بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا کہ فرعون کے پنجہ سے چھوٹنے کے بعد تمہارے واسطے ایک ایسی کتاب لاؤنگا جس میں تمام احکام موجود ہونگے پس پھر کیا تھا دیوانہ راہوئے بس است ان لوگوں نے تقاضا شروع کیا حضرت موسیٰ کو درخواست کرنی پڑی کہ کتاب بھیج دے وہاں سے حکم ہوا ایک مہینہ وہ طور پر آکر روزے رکھو آپ نے ذیقعدہ کے مہینہ میں روزے رکھے اور روزے سے جو بدبو آپ کے منہ میں ہو گئی تھی تو آپ کو شرم آئی کہ اس طرح سے خدا سے کیا مناجات کروں تو انہوں نے مسواک کر لی اس پر وحی آئی کہ اے موسیٰ یہ تم نے کیا کیا تم یہ نہیں جانتے کہ روزے کی بو میرے نزدیک مشک کی لپٹ سے زیادہ اچھی ہے اس کے جرمانہ میں ذی الحجہ کے دس روزے اور رکھ کے بغیر مسواک کے آؤ تب تورات ملے گی۔ چنانچہ جب آپنے ایسا ہی کیا تب تورات ملی۔ اور لے کر آئے۔ ۱۲

۱۳ جب حضرت موسیٰؑ نے چالیس دن کے لئے اپنی امت کا بغیر خلیفہ و جانشین کے خود سر بنا دینا مناسب نہ سمجھا تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ حضرت رسول اپنی امت کو قیامت تک کے لئے اپنی طرف سے خلیفہ بنائے بغیر چھوڑ جاتے۔

بنی اسرائیل کی حماقت

توریت کے ملنے میں تیس رات کا چالیس ہو جانا

حضرت ہارونؑ کی خلافت

سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا

کرنے والوں کے طریقہ پر نہ چلنا اور جب موسیٰ ہمارا وعدہ پورا کرنے (کوہِ طور پر) آئے اور انکا پروردگار

وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ ۚ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ ۚ قَالَ لَن

ان سے ہمکلام ہوا تو موسےٰ نے عرض کی خدایا تو مجھے اپنی ایک جھلک دکھا دے کہ میں تجھے دیکھوں خدا نے

تَرَانِي وَلَٰكِنِ انظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ

فرمایا تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے مگر ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھو (ہم اس پر اپنی تجلی ڈالتے ہیں) پس اگر (پہاڑ اپنی

فَسَوْفَ تَرَانِي ۚ فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا

جگہ پر قائم رہے تو (سمجھنا) کہ عنقریب مجھے بھی دیکھ لوگے (ورنہ نہیں) پھر جب اسکے پروردگار نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو اسکو چکنا چور

وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۚ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ

کر دیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے پھر جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے خداوندا تو (دیکھنے دکھانے سے) پاک و پاکیزہ ہے میں

إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنِّي

نے تیری بارگاہ میں توبہ کی اور میں سب سے پہلے تیری عدم رویت کا یقین کرتا ہوں خدا نے فرمایا اے موسیٰ میں نے تمکو تمام لوگوں

اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي ۖ فَخُذْ

پر اپنی پیغمبری اور ہمکلامی (کا درجہ دے کر) برگزیدہ کیا ہے تب جو (کتاب توریت) ہم نے

مَا آتَيْتُكَ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهُ فِي

تمکو عطا کی ہے اسے لو اور شکر گذار رہو اور ہم نے (توریت کی) تختیوں میں موسیٰ کے

الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

لئے ہر طرح کی نصیحت اور ہر چیز کا تفصیل وار بیان لکھدیا تھا تو (اے موسیٰ) تم اسے

فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا

مضبوطی سے لو (عمل کرو) اور اپنی قوم کو حکم دیدو کہ اسمیں کی اچھی باتوں پر عمل کریں اور میں بہت جلد تمھیں

سَأُورِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ ﴿۱۴۵﴾ سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ

بدکرداروں کا گھر دکھاؤنگا (کہ کیسے اجڑتے ہیں) جو لوگ (خدا کی) زمین پر ناحق اکڑتے پھرتے

خدا کے دیکھنے کا سوال

لہ خدا کے کلام کرنے کا معاذاللہ یہ مطلب نہیں کہ وہ منہ اور زبان رکھتا ہے اور اس سے باتیں کرتا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جس چیز میں چاہے کلام کو پیدا کر دے چنانچہ حضرت موسےٰ سے باتیں کرنے میں ایک درخت سے آواز نکلتی تھی ۱۲

خدا کا تکبر

الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ

ہیں ان کو اپنی آیتوں سے بہت جلد پھیر دوں گا اور (میں کیا پھیرونگا خود ان کا دل ایسا سخت ہے کہ اگر دنیا

يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ

جہان کے سارے معجزے بھی دیکھیں تو بھی یہ اپنا ایمان نہیں لائیں گے اور اگر سیدھا رستہ دیکھ بھی پائیں تو بھی اپنی راہ

لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ

نہ بنائیں گے اور اگر گمراہی کی راہ دیکھ لیں گے تو جھٹ پٹ اسکو اپنا طریقہ بنالیں گے یہ بجز اسکے

سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا

سبب کے ہوئی کہ ان لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلا دیا اور ان سے غفلت کرتے رہے اور

غٰفِلِيْنَ ۝۱۴۶ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کے حضوری کو جھٹلایا ان کا سب کیا

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا

کرایا اکارت ہوگیا ان کو بس ان ہی اعمال کی جزا یا سزا دی جائے گی جو وہ

يَعْمَلُوْنَ ۝۱۴۷ ع وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ

کرتے تھے اور موسیٰ کی قوم نے (کوہ طور پر) انکے جانیکے بعد اپنے زیوروں کو (گلا کر) ایک بچھڑے[1]

حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا

کی مورت بنائی (یعنے) ایک جسم جسمیں گائے کی سی آواز تھی (افسوس) کیا ان لوگوں نے اتنا بھی نہ دیکھا

يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا

کہ وہ نہ تو انسے[2] بات ہی کرسکتا اور نہ کسی طرح کی ہدایت ہی کرسکتا ہے (خلاصہ) ان لوگوں نے

ظٰلِمِيْنَ ۝۱۴۸ وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا

اسے (اپنا معبود) بنالیا اور آپ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے اور جب وہ پچھتائے اور انھوں نے

اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ

اپنے کو یقینی گمراہ دیکھ لیا تب کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار ہم پر رحم نہیں کریگا اور ہمارا

[1] سامری نے حضرت جبرائیل کے گھوڑے کے سُم تلے کی زمین دیکھی تھی کہ وہ جی جاتی ہے اور ہلنے لگتی ہے تو اس کو اٹھا رکھا تھا اور شیطان کے مشورے سے اس نے مورت کے خول میں رکھدی تو وہ بولنے لگی اور اسکی کھال پر وہیں اور بال نکل آئے اور اس ذریعہ سے بنی اسرائیل کو اپنے قبضہ میں کرلیا کہ جس طرح درخت سے خدا کی آواز آتی تھی۔ اُسی طرح اس سے بھی آتی ہے ان لوگوں نے بھی سمجھ لیا کہ یہی خدا ہے۔ سامری کا بچھڑا

[2] اس بنا پر کہ ہمارے مصنوع صانع کیونکر ہو سکتے ہیں۔ ۱۲

يَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا رَجَعَ

قصور نہ معاف کریگا تو ہم یقینی گھاٹا اٹھانے والوں میں ہو جائیں گے اور جب موسیٰ پلٹ کر اپنی قوم

مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا

کی طرف آئے تو (یہ حالت دیکھ کر) رنج و غصہ میں (اپنی قوم سے) کہنے لگے کہ تم لوگوں نے

خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى

میرے بعد بہت بُری حرکت کی تم لوگ اپنے پروردگار کے حکم (میرے آنے) میں کسقدر جلدی کر بیٹھے اور

الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ۭ قَالَ ابْنَ

(توریت کی) تختیوں کو[1] پھینکدیا اور اپنے بھائی (ہارون) کے سر (کے بالوں) کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے

اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۡ

(اسپر ہارون نے کہا) اے میرے ماں جائے میں کیا کرتا قوم نے مجھے حقیر سمجھا اور میرا کہنا نہ مانا بلکہ قریب تھا کہ مجھے مار ڈالیں

فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَاۗءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ

تو مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسوائیے اور مجھے ان ظالم لوگوں کے ساتھ نہ قرار

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَ

دیجئے (تب) موسیٰ نے کہا اے میرے پروردگار مجھے اور میرے بھائی کو بخشدے

اَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۡ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ ع

اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر اور تو سب سے بڑھ کے رحم کرنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ

بیشک جن لوگوں نے بچھڑے کو (اپنا معبود) بنا لیا انپر عنقریب ہی انکے پروردگار کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَكَذٰلِكَ

عذاب نازل ہوگا اور دُنیاوی زندگی میں ذلت (اسکے علاوہ) اور ہم بہتان باندھنے

نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ

والوں کی ایسی ہی سزا کیا کرتے ہیں اور جن لوگوں نے بُرے کام کئے پھر اس کے بعد

[1] چونکہ خدا کے بارے میں یہ گستاخی سامری کی بدولت ہوئی تھی اس وجہ سے اپنے آپے سے باہر ہو گئے اور جھنجلا کے تختیاں پھینکدیں اور حضرت ہارون کے بال اس قصور پر پکڑے کہ جب ان لوگوں نے کہنا نہ مانا تھا تو تم علیحدہ کیوں نہ ہو گئے کہ ان پر عذاب نازل ہو جاتا اور تمہارے موجود رہنے کی وجہ سے عذاب نہ آیا اور چونکہ حضرت ہارونؑ بھی معصوم تھے مگر بنی اسرائیل انکے علیحدہ نہ ہونے کی وجہ سے سمجھتے تھے کہ وہ بھی چندان ناراض نہیں ہیں اس وجہ سے اس بدنما دھبے کے مٹانے کے واسطے آپنے بال پکڑے تاکہ اور لوگوں پر بھی ان کی بے قصوری ثابت ہو جائے اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ دین میں اپنے سگے بھائی کا بھی پاس نہیں کیا جاتا ہے۔ ۱۲

حضرت موسیٰ کا غصہ

ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ

توبہ کرلی اور ایمان لائے تو بیشک تمہارا پروردگار توبہ کے بعد ضرور

بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى

بخشنے والا مہربان ہے اور جب موسیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو

الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖ وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ

(تورات کی) تختیوں کو (زمین سے) اٹھا لیا اور توریت کے نسخے میں جو لوگ اپنے پروردگار

لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَاخْتَارَ مُوْسٰى

سے ڈرتے ہیں ان کے لیئے ہدایت اور رحمت ہے اور موسیٰ نے اپنی قوم سے لہ ہمارا وعدہ پورا

قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ

کرنیکو (کوہ طور پر لیجانے کے واسطے) ستر آدمیوں کو چنا پھر جب ان کو زلزلہ نے آپکڑا تو حضرت

الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ

موسےٰ نے عرض کی پروردگارا اگر تو چاہتا تو مجھ کو اور ان سب کو پہلے ہی ہلاک کر ڈالتا۔ کیا ہم میں سے

وَاِيَّايَ ۭ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ

چند بیوقوفوں کی کرنی کی سزا میں ہم کو ہلاک کرتا ہے یہ تو صرف تیری

هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاۗءُ وَ

آزمائش تھی تو جسے چاہے اُسے گمراہی میں چھوڑ دے اور جس کی چاہے ہدایت

تَهْدِيْ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا

کرے، تو ہی ہمارا مالک ہے تو ہی ہمارے قصور کو معاف کر اور ہم

وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ

پر رحم کر اور تو تو تمام بخشنے والوں سے کہیں بہتر ہے اور تو ہی اس

لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا

دُنیا (فانی) اور آخرت میں ہمارے واسطے بھلائی کو لکھ لے ہم تیری ہی طرف

لہ حضرت موسیٰ جب توریت لینے کوہ طور پر آئے تو اس امر کی گواہی کے واسطے کہ خدا نے ان سے باتیں کیں اپنی قوم سے چنکر ستر آدمیوں کو اپنے ساتھ لائے جب باتیں ہوئیں اور یہ لوگ کھڑے سن رہے تھے تو کہنے لگے ہم نے سُنا تو ضرور مگر جب تک ہم لوگ خدا کو دیکھ نہ لیں کیونکر یقین آسکتا ہے کہ اسی نے بات کی، آپنے ہر چند سمجھایا کہ وہ دیکھنے کے قابل نہیں مگر وہ کاہے کو ماننے والے تھے آخر اس گستاخی کی سزا اور ان کو اطمینان دلانے کے واسطے کہ خدا دیکھنے کی چیز نہیں ان کے سامنے پہاڑ پر بجلی گری اور یہ سب کے سب مرگئے آخر حضرت موسیٰ کے گڑگڑانے اور دُعا سے پھر زندہ ہوئے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

بنی اسرائیل کی گستاخی کی سزا

حضرت موسیٰ کی دعا

هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ

رجوع کرتے ہیں خدا نے فرمایا جسکو میں چاہتا ہوں (مستحق سمجھ کر) اپنا عذاب پہنچاتا ہوں

وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ

اور میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے میں تو اسے بہت جلد خاص ان لوگوں کیلئے لکھ دوں

يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا

گا (جو بُری باتوں سے) بچتے رہیں گے اور زکوٰۃ دیا کریں گے اور جو لوگ ہماری آیتوں پر

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ

ایمان رکھا کریں گے (یعنے) جو لوگ ہمارے نبی اُمّی [1] پیغمبر کے قدم بقدم چلتے ہیں جس

الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي

(کی بشارت) کو اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا [2] پاتے ہیں۔

التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ

(وہ نبی) جو اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور بُرے کام سے روکتا ہے اور

يَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ

جو پاک و پاکیزہ چیزیں تو ان پر حلال اور ناپاک گندی چیزیں ان پر حرام کر

عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ

دیتا ہے اور وہ (سخت احکام کا) بوجھ جو انکی گردن پر تھا اور وہ پھندے جو اُنپر

الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

(پڑے ہوئے) تھے ان سے ہٹا دیتا ہے پس (یاد رکھو کہ) جو لوگ اس (نبی محمد) پر ایمان لائے

بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ

اور اس کی عزت کی اور اس کی مدد کی اور اس نور (قرآن) کی پیروی کی جو اس کے ساتھ

اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ قُلْ

نازل ہوا ہے تو یہی لوگ اپنی دلی مرادیں پائیں گے (اے رسول) تم ان لوگوں سے)

ع ۱۹ ۶ ۱۹

[1] اُمّی کے معنی مادر زاد کے ہیں اور ان پڑھ جاہل کو کہا کرتے ہیں یہ امر اگرچہ اور لوگوں کے واسطے عیب ہے مگر حضرت رسولؐ کے واسطے ہنر تھا کہ دوسرے لوگوں سے بغیر علم حاصل کئے وحی الہام اور علم لدنی کے ذریعہ سے علوم اولین و آخرین پر حاوی اور لکھنا پڑھنا سب کچھ جانتے تھے۔ ۱۲

حضرت رسولؐ کی مہر و نشا

[2] چنانچہ توریت کی یہ عبارت ہے احمد الضحوك القتال يركب البعير ويأخذ الشملة وسيله اثنا عشر واڈ خزة لامة عظيمة۔ احمد تبسم کرنے والا جہاد کرنے والا اونٹ پر سوار ہوگا اور شملہ کو لٹکائے گا اور قریب ہے کہ اس کے بارہ بزرگ پیدا ہوں اور میں اس کو ایک عظیم شان اُمت کے واسطے تاخیر کروں گا۔ اس سے صاف واضح ہے کہ حضرتؐ کے جانشین بارہ ہوں گے اور وہ بھی غیر لوگ نہیں بلکہ آپ کی نسل سے اس سے زیادہ توضیح اور کیا ہو سکتی ہے دیکھو توریت بشارت مشلیہ مترجمہ عربی ۱۲

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۨ الَّذِيْ

کہدو کہ لوگو میں تم سب لوگوں کے پاس اس خدا کا بھیجا ہوا (پیغمبر) ہوں جس کے لئے خاص سارے

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

آسمان وزمین کی بادشاہت (حکومت) ہے اسکے سوا اور کوئی معبود نہیں وہی زندہ

يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ

کرتا ہے وہی مار ڈالتا ہے پس (لوگو) خدا اور اس کے رسول نبی امّی پر ایمان لاؤ جو

الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ

(خود بھی) خدا پر اور اسکی باتوں پر (دل سے) ایمان رکھتا ہے اور اسی کے قدم بقدم چلو

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۱۵۸ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ

تاکہ تم ہدایت پاؤ اور موسیٰ کی قوم کے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حق بات کی ہدایت بھی

يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝۱۵۹ وَقَطَّعْنٰهُمُ

کرتے ہیں اور حق ہی حق (معاملات میں) انصاف بھی کرتے ہیں۔ اور ہم نے بنی اسرائیل

اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۭ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى

کے ایک ایک دادا کی اولاد کو جدا جدا بارہ گروہ بنا دیئے اور جب موسیٰ کی قوم نے ان سے

اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ

پانی مانگا تو ہم نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ تم اپنی چھڑی پتھر پر مارو (چھڑی کا مارنا تھا) کہ

فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ

اس پتھر سے (پانی کے) بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور (ایسے صاف الگ الگ کہ) ہر ایک

اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا

قبیلہ نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا اور ہم نے بنی اسرائیل پر ابر کا سایہ کیا اور ان پر

عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ

من وسلویٰ (جیسی نعمت) نازل کی (لوگو) جو پاک و پاکیزہ چیزیں تمہیں دی ہیں انہیں (شوق سے)

بنی اسرائیل کیلئے پتھر سے پانی نکلنا۔

وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

کھاؤ (پیو) اور ان لوگوں نے (نافرمانی کرکے) کچھ ہمارا نہیں بگاڑا بلکہ اپنا آپ ہی بگاڑتے ہیں

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا

اور جب ان سے کہا گیا کہ اس گاؤں میں جا کر رہو سہو اور اس (کے میووں) سے جہاں تمہارا

مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا

جی چاہے (شوق سے) کھاؤ (پیو) اور (منہ سے) حطہ کہتے اور سجدہ کرتے ہوئے دروازے

الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ

میں داخل ہو تو ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور نیکی کرنے والوں کو ہم

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا

کچھ زیادہ ہی دیں گے تو ظالموں نے جو بات ان سے کہی گئی تھی اسے

غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا

بدل کر کچھ اور کہنا شروع کیا تو ہم نے ان کی شرارتوں کی بدولت ان پر

مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ ع وَسْـَٔلْهُمْ

آسمان سے عذاب بھیج دیا ، اور (اے رسولؐ) ان سے ذرا اس گاؤں کا حال

عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ

پوچھو جو دریا کے کنارے واقع تھا (جب یہ لوگ (انکے بزرگ) شنبہ کے

يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ

دن زیادتی کرنے لگے کہ جب انکا شنبہ (والا عبادت کا) دن ہوتا تو مچھلیاں سمٹ

يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا

کے انکے سامنے پانی پر ابھر کے آجاتیں اور جب انکا شنبہ (والا عبادت کا) دن نہ ہوتا تو مچھلیاں

تَاْتِيْهِمْ ۚ كَذٰلِكَ ۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾

انکے پاس ہی نہ پھٹکتیں اور چونکہ یہ لوگ بدچلن تھے اسوجہ سے ہم بھی انکی یوں ہی آزمائش کیا کرتے

لہ یہ سب واقعات پہلے بیان ہو چکے ہیں دیکھو پارہ اول رکوع چھٹا ۱۲-۱۲-۱۲

ع ۱۵ ۱۰

وقف لازم

مع وقفہ

النصف

مچھلی کا قصہ

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ

تھے اور جب ان میں سے ایک جماعت نے (ان لوگوں میں سے جو شنبہ کے دن شکار کو منع کرتے تھے) کہا کہ جنہیں خدا ہلاک کرنیوالا سخت

مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ قَالُوْا مَعْذِرَةً

عذاب میں مبتلا کرنا چاہتا ہے انہیں (بیفائدہ) کیوں نصیحت کرتے ہو تو وہ کہنے لگے کہ فقط تمہارے

اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝۱۶۴ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا

پروردگار کی بارگاہ میں (اپنے کو الزام سے بچانے کیلئے اور اسلئے کہ شاید یہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں پھر جب وہ

بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْۗءِ وَاَخَذْنَا

لوگ جس چیز کی انھیں نصیحت کی تھی اُسے بھول گئے تو ہمنے انکو تو نجات دیدی جو بُرے کام سے لوگوں کو روکتے

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَىِٕيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝۱۶۵

تھے اور جو لوگ ظالم تھے انکو ان کی بدچلنی کی وجہ سے بڑے عذاب میں گرفتار کیا پھر جس بات کی انہیں ممانعت

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً

کی گئی تھی جب ان لوگوں نے اس میں سرکشی کی تو ہمنے حکم دیا کہ تم ذلیل اور راندے ہوئے[۱] بندر بن جاؤ اور وہ

خٰسِـِٕيْنَ ۝۱۶۶ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ

بن گئے (اے رسول وہ وقت یاد دلاؤ) جب تمہارے پروردگار نے ہانک پکار کے (بنی اسرائیل سے) کہدیا

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ ۭ

تھا وہ قیامت تک اُنپر ایسے حاکم کو مسلط رکھیگا جو انھیں بُری[۲] بُری تکلیفیں دیتا ہے (کیونکہ) اسمیں تو شک ہی

اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۶۷

نہیں کہ تمہارا پروردگار بہت جلد عذاب کرنیوالا ہے اور اسمیں شک بھی نہیں کہ وہ بڑا بخشنے والا مہربان (بھی) ہے

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَ

اور ہم نے ان کو روئے زمین میں گروہ گروہ تتر بتر کر دیا ان میں سے کچھ لوگ تو نیک ہیں اور کچھ لوگ اور طرح کے

مِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ

(بدکار) ہیں اور ہم نے انھیں سکھ اور دُکھ (دونوں طرح) سے آزمایا تاکہ وہ (شرارت سے)

[۱] اس کی تفصیل دیکھو پارہ اوّل رکوع ۸ آیت ۶۵۔

[۲] کیسی سچی پیشین گوئی ہے کہ اتنا زمانہ دراز گذرنے پر بھی آج تک یہ لوگ کہیں کے بادشاہ نہیں اور باوجود اس وسعت کے چپہ بھر زمین کے یہ لوگ مالک نہیں اب سے چند برس پیشتر ان کی حالت کوئی جانے ایران میں دیکھتا تو اس کی پوری تصدیق ہو جاتی۔۱۲

محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں کہ یہ بندر بن گئے

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿١٦٨﴾ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

باز آئیں پھر انکے بعد کچھ ناخلف جانشین ہوئے جو کتاب (خدا توریت) کے (تو) وارث بنے (مگر لوگوں کے

وَرِثُوا الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا الْأَدْنَىٰ وَ

کہنے سے احکام خدا کو بدلکر اسکے عوض اس (ناپاک) کمینی دنیا کے سامان لے لیتے ہیں اور لطف

يَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِنْ يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِثْلُهُ

تو یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ ہم تو عنقریب بخش دیئے جائینگے اور (جو لوگ انپر طعن کرتے ہیں اگر انکے پاس بھی ایسا

يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ الْكِتَابِ

ہی دوسرا اسباب آجائے تو اسے بھی (نہ چھوڑیں اور) لے ہی لیں کیا انسے کتاب (خدا توریت) کا عہد و

أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوا مَا فِيهِ ۗ

پیمان نہیں لیا گیا کہ خدا پر سچ کے سوا (جھوٹ کبھی) نہیں کہیں گے اور جو کچھ اس کتاب میں ہے اسے

وَالدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا

انہوں نے اچھی طرح پڑھ لیا ہے اور آخرت کا گھر تو ان ہی لوگوں کے واسطے خاص ہے جو پرہیزگار

تَعْقِلُونَ ﴿١٦٩﴾ وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَ

ہیں تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے اور جو لوگ کتاب (خدا) کو مضبوطی سے پکڑے ہیں اور پابندی سے

أَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ ﴿١٧٠﴾

نماز ادا کرتے ہیں (انہیں) اس کا ثواب ضرور ملے گا کیونکہ ہم ہرگز نیکوکاروں کا ثواب برباد نہیں کرتے تو

وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا أَنَّهُ

(اے رسول) یہود کو یاد دلاؤ جب ہم نے ان کے سروں پر پہاڑ کو اس طرح لٹکا دیا کہ گویا سائبان تھا اور وہ

وَاقِعٌ بِهِمْ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا

لوگ سمجھ چکے تھے کہ ان پر اب گرا اب گرا (اور ہم نے ان کو حکم دیا کہ) جو کچھ ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اسے مضبوطی سے

مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٧١﴾ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ

پکڑے رہو اور جو کچھ اس میں لکھا ہے یاد رکھو تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ اور (اے رسولؐ) وہ وقت بھی یاد دلاؤ جب

ط یہ اقرار عہد الست کا ہے جب دنیا میں کوئی موجود نہ تھا اور خدا نے صرف اپنی خدائی کا اقرار نہ لیا تھا بلکہ حضرت رسولؐ کی رسالت اور حضرت علیؑ کی امارت و ولایت کا بھی اور وہ بھی صرف انسانوں سے نہیں بلکہ فرشتوں سے بھی چنانچہ یہ حدیث اسی آیت کی تائید و تفسیر میں وارد ہوئی قال رسول الله لو یعلم الناس متی سمی علی امیر المومنین ما انکروا فضله سمی امیر المومنین و آدم بین الروح والجسد قال عز و جل و اذ اخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم ذریتهم و اشهدهم علی انفسهم الست بربکم قالت الملئکة بلی فقال الله تعالیٰ انا ربکم و محمد نبیکم و علی امیرکم۔ (ترجمہ) حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ جانتے کہ علیؑ کا نام امیر المومنین کب رکھا گیا تو اس کی فضیلت سے انکار نہ کرتے علیؑ امیر المومنین اس وقت کہلائے جب آدمؑ کا جسد و روح درست نہ ہوا تھا۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے واذ اخذ الآیۃ الست بربکم۔ تو فرشتوں نے کہا ہاں تب خدا نے فرمایا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں اور محمدؐ تمہارے نبی ہیں اور علیؑ تمہارے امیر ہیں دیکھو کتاب فردوس الاخبار باب ۱۴ دیلمی ۱۲

عہد الست اور حضرت علیؑ کی ولایت

مِنۡۢ بَنِیۡۤ اٰدَمَ مِنۡ ظُهُوۡرِهِمۡ ذُرِّیَّتَهُمۡ وَ اَشۡهَدَهُمۡ

تمہارے پروردگار نے آدم کی اولاد سے یعنے پشتوں سے برابر نکال کر انکی اولاد سے خود انکے مقابلہ میں اقرار

عَلٰۤی اَنۡفُسِهِمۡ ۚ اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ ؕ قَالُوۡا بَلٰی ۚ شَهِدۡنَا ۚ اَنۡ

کرالیا (پوچھا) کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں تو سب نے سب بولے ہاں ہم اسکے گواہ ہیں (یہ ہم

تَقُوۡلُوۡا یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ اِنَّا کُنَّا عَنۡ هٰذَا غٰفِلِیۡنَ ﴿۱۷۲﴾ اَوۡ

نے اسلئے کہا کہ ایسا نہ ہو) کہیں تم قیامت کے دن بول اٹھو کہ ہم تو اس سے بالکل بیخبر تھے یا یہ

تَقُوۡلُوۡۤا اِنَّمَاۤ اَشۡرَکَ اٰبَآؤُنَا مِنۡ قَبۡلُ وَ کُنَّا ذُرِّیَّةً

کہہ بیٹھو کہ (ہم کیا کریں) ہمارے تو باپ داداؤں ہی نے پہلے شرک کیا تھا اور ہم تو انکی اولاد تھے

مِّنۡۢ بَعۡدِهِمۡ ۚ اَفَتُهۡلِکُنَا بِمَا فَعَلَ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ﴿۱۷۳﴾

(کہ) انکے بعد (دنیا میں آئے) تو کیا ہمیں انلوگوں کے جرم کی سزا میں ہلاک کریگا جو پہلے ہی بگاڑ کر چکے اور ہم یوں اپنی

وَ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ وَ لَعَلَّهُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۱۷۴﴾

آیتوں کو تفصیل وار بیان کرتے ہیں اور تاکہ وہ لوگ (اپنی غلطی سے) باز آئیں اور (اے رسول) تم انلوگوں

وَ اتۡلُ عَلَیۡهِمۡ نَبَاَ الَّذِیۡۤ اٰتَیۡنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانۡسَلَخَ مِنۡهَا

کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنادو جسے ہم نے اپنی آیتیں عطا کی تھیں پھر وہ ان سے نکل

فَاَتۡبَعَهُ الشَّیۡطٰنُ فَکَانَ مِنَ الۡغٰوِیۡنَ ﴿۱۷۵﴾ وَ لَوۡ شِئۡنَا

بھاگا تو شیطان نے اسکا پیچھا پکڑا اور آخر کار وہ گمراہ ہوگیا اور اگر ہم چاہتے تو ہم اسے انہیں آیتوں کی بدولت

لَرَفَعۡنٰهُ بِهَا وَ لٰکِنَّهٗۤ اَخۡلَدَ اِلَی الۡاَرۡضِ وَ

بلند مرتبہ کردیتے مگر وہ تو خود ہی پستی کی طرف جھک پڑا اور اپنی نفسانی خواہش کا تابعدار

اتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ کَمَثَلِ الۡکَلۡبِ ۚ اِنۡ تَحۡمِلۡ عَلَیۡهِ

بن بیٹھا، تو اس کی مثل اس کتے کی مثل ہے کہ اگر اس کو دھتکار دو تو بھی زبان نکالے رہے اور

یَلۡهَثۡ اَوۡ تَتۡرُکۡهُ یَلۡهَثۡ ؕ ذٰلِکَ مَثَلُ الۡقَوۡمِ الَّذِیۡنَ

اسکو چھوڑ دو تو بھی زبان نکالے رہے، یہ مثل ان لوگوں کی ہے جنھوں نے ہماری آیتوں

فائدہ حضرت موسےٰ کے زمانہ میں ایک شخص بلعم باعور تھا اس کو اسم اعظم یاد تھا اور جب وہ اس اسم کے ذریعہ سے دعا کرتا تھا تو اس کی دعا قبول ہو جاتی تھی فرعون نے حضرت موسیٰ کا پیچھا کیا تو بلعم باعور سے فرمائش کی کہ تم دعا کرو کہ موسےٰ اور اسکی سنا تھی ہمارے قبضہ میں آجائیں یہ سنتے ہی بلعم اپنے گدھے پر سوار ہوا مگر خدا کی شان اس نے ہر چند کوشش کی گدھے نے ایک قدم بھی نہ اٹھایا جب اس نے مارنا شروع کیا تو خدا کی قدرت سے گدھا فصیح زبان سے کہنے لگا تجھ پر وائے ہو تو مجھے کیوں مارتا ہے کیا تو چاہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ چلوں کہ تو خدا کے رسول اور مومنین پر بددعا کرے آخر اس نے نہ مانا یہانتک مارا کہ وہ گدھا مر گیا نتیجہ یہ ہوا کہ اسم اعظم اس کی زبان سے نکل گیا اور اس کا اثر جاتا رہا آخر کافر بن بیٹھا، اور جہنم کا کندہ بنا۱۲

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

کو جھٹلایا تو (اے رسولؐ) یہ قصے ان لوگوں سے بیان کردو تاکہ یہ لوگ خود بھی غور کریں

سَآءَ مَثَلًا ۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے ان کی بھی کیا بُری مثل ہے اور اپنی ہی جانوں پر ستم

كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ

ڈھاتے رہے راہ پر بس وہی شخص ہے جس کی خدا ہدایت کرے۔ اور جس کو گمراہی

وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾ وَلَقَدْ

میں چھوڑ دے تو وہی لوگ گھاٹے میں ہیں اور گویا ہم نے (خود) بہتیرے جنات

ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ

اور آدمیوں کو جہنم ہی کے واسطے پیدا کیا اور انکے دل تو ہیں (مگر قصداً) ان سے

لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَ

سمجھتے ہی نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں (مگر قصداً) ان سے دیکھتے ہی نہیں اور انکے

لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ

کان بھی ہیں (مگر) ان سے سننے کا کام ہی نہیں لیتے (خلاصہ) یہ لوگ گویا جانور ہیں بلکہ ان سے

بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ

بھی کہیں گئے گذرے ہوئے یہی لوگ (امرِ حق سے) بالکل بیخبر ہیں اور اچھے (اچھے) نام خدا

الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ

ہی کے خاص ہیں تو اسے انہیں ناموں سے پکارو اور جو لوگ اسکے ناموں[۱] میں کفر کرتے ہیں انھیں (انکے

اَسْمَآئِهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَمِمَّنْ

حال پر) چھوڑ دو اور وہ بہت جلد اپنے کرتوت کی سزا پائیں گے اور ہماری مخلوقات سے کچھ[۲] لوگ

خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ ع

ایسے بھی ہیں جو دین حق کی ہدایت کرتے ہیں اور حق ہی (حق) انصاف بھی کرتے ہیں۔ اور جن

[۱] ناموں میں کفر کرنیکا مطلب یہ ہے کہ جن ناموں کی شریعت نے خدا کے واسطے اجازت نہیں دی ہے اُن کے ساتھ خدا کو پکارنا جیسے عرب کے لوگ خدا کو ابوالمکارم یا ابیض الوجوہ اور نصاریٰ ابوالمسیح اور حکماء علت اولیٰ کہتے تھے یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ شرک کی نیت سے خدا کے ناموں سے مشتق کرکے دوسروں کا نام رکھنا جیسے اللہ سے لات اور عزیز سے عزیٰ اور منان سے منات وغیرہ

[۲] زادان نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ عنقریب میری اُمت کے بہتر فرقے ہوں گے ان میں سے تہتر جہنمی اور ایک جنتی یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے۔ و ممن خلقنا الایۃ اور یہ لوگ میں اور میرے شیعہ ہیں دیکھو کتاب علامہ ابن مردویہ ۱۲

۱۰ ع

منزل ۲

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ

لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم انہیں بہت جلد اس طرح آہستہ آہستہ (جہنم میں) لیجائینگے کہ

لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۸۲ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝۱۸۳

انھیں خبر بھی نہ ہوگی اور میں انھیں (دُنیا میں) ڈھیل دونگا بیشک میری تدبیر بہت (پختہ اور) مضبوط ہے۔

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۭ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا

کیا ان لوگوں نے اتنا بھی خیال نہ کیا کہ آخر انکے رفیق (محمدؐ) کو کچھ جنون تو ہے نہیں وہ تو بس کھلم کھلا عذاب

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۸۴ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ

خدا سے) ڈرانے والے ہیں کیا ان لوگوں نے آسمان و زمین کی حکومت اور

وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ

خدا کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں غور نہ کیا اور نہ اس بات میں کہ شاید ان کی

يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ

موت قریب آگئی ہو پھر اتنا سمجھانے کے بعد (بھلا) کس بات پر ایمان لائیں گے

يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۸۵ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَ

جسے خدا گمراہی میں چھوڑ دے پھر اس کا کوئی راہ بر نہیں اور انہیں انکی

يَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝۱۸۶ يَسْـَٔـلُوْنَكَ عَنِ

سرکشی (و شرارت) میں چھوڑے گا کہ سرگرداں رہیں (اے رسولؐ) تم سے لوگ قیامت

السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ

کے بارے میں پوچھا کرتے ہیں کہ کہیں اس کا تھل بیڑا بھی ہے تم کہہ دو کہ اس کا علم بس فقط میرے

لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۭ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

پروردگار ہی کو ہے وہی اس کے وقت معین پر اس کو ظاہر کر دے گا وہ سارے آسمان و زمین

الْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ يَسْـَٔـلُوْنَكَ كَاَنَّكَ

میں ایک کٹھن وقت ہوگا وہ تمہارے پاس بس اچانک آجائے گی تم سے لوگ اسطرح پوچھتے

قیامت کا حال خدا کے سوا کسی کو نہیں معلوم

حَفِيٌّ عَنْهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

ہیں کہ گویا تم ان سے بخوبی واقف ہو تم صاف کہہ دو کہ اس کا علم بس خدا ہی کو ہے مگر بہتیرے لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۸۷ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا

نہیں جانتے۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ میں خود اپنا آپ تو اختیار رکھتا ہی نہیں نہ نفع نہ ضرر کا مگر بس وحی

اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ

جو خدا چاہے اور اگر (بغیر خدا کے بتائے) غیب کو جانتا ہوتا تو یقیناً میں اپنا بہت سا فائدہ کر لیتا اور

مِنَ الْخَيْرِ ۣ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْۗءُ ۭ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ

مجھے کبھی کوئی تکلیف بھی نہ پہونچتی میں تو صرف ایمانداروں کو (عذاب سے) ڈرانیوالا اور (بہشت کی)

وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۱۸۸ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

خوشخبری دینے والا ہوں وہ خدا ہی تو ہے جس نے تم کو ایک شخص (آدم) سے پیدا کیا اور اس (کی)

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ

بچی ہوئی مٹی) سے اس کا جوڑا بھی بنا ڈالا تاکہ اسکے ساتھ رہے سہے پھر جب انسان اپنی بی بی سے

فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ

ہمبستری کرتا ہے۔ تو بی بی ایک ہلکے سے حمل سے حاملہ ہو جاتی ہے پھر اسے لئے لئے چلتی پھرتی ہے پھر جب وہ

اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا

(زیادہ دن ہونے سے) بوجھل ہو جاتی ہے تو دونوں (میاں بیوی) اپنے پروردگار سے دعا کرنے لگے اگر تو

لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝۱۸۹ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا

ہمیں نیک فرزند عطا فرمائے تو ہم ضرور تیرے شکر گزار ہونگے پھر جب خدا نے انکو فرزند صالح عطا فرما دیا

لَهٗ شُرَكَاۗءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۱۹۰

تو جو (اولاد) خدا نے انہیں عطا کیا تھا لگے اسمیں خدا کا شریک[1] بنانے تو خدا (کی شان) شرک سے بہت اونچی

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـــًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝۱۹۱

ہے۔ کیا وہ لوگ خدا کا شریک ایسوں کو بناتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود خدا کے پیدا کئے ہوئے ہیں

[1] اس قصہ کی ابتدا اگرچہ حضرت آدمؑ سے ہے مگر پھر ان کی اولاد کا بیان شروع کر دیا ہے اور یہ حالت بھی ان کی اولاد ہی کی ہے اسی وجہ سے خدا نے

معانقہ

فتعالی اللہ عما یشرکون میں جمع کا صیغہ استعمال (ع ۱۲) کیا ہے اور اسکے قبل تثنیہ کے صیغہ میں حاملہ میاں بی بی کی حالت بیان کی ہے مطلب یہ ہے کہ لوگ ایسا کرتے ہیں اور اسی بنا پر اپنے لڑکوں کا نام پیر بخش سالار بخش وغیرہ رکھتے ہیں یعنے خدا نے نہیں دیا بلکہ پیر میاں یا مدار میاں نے عطا کیا ہے۔ ہاں اگر یہ مطلب ہو بلکہ صرف نام رکھنا مقصود ہو تو شاید کچھ مضائقہ نہ ہوگا واللہ اعلم۔ ۱۲

انسانی فطرت

وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ﴿۱۹۲﴾

اور نہ وہ ان کی مدد کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ آپ اپنی مدد کر سکتے ہیں

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ

اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ گے بھی تو یہ تمہاری پیروی نہیں کرنے کے تمہارے واسطے

عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

برابر ہے خواہ تم ان کو بلاؤ یا تم چپ چاپ بیٹھے رہو۔ بیشک وہ لوگ جن کی تم خدا کو

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ

چھوڑ کر عبادت کرتے ہو وہ (بھی) تمہاری طرح (خدا کے) بندے ہیں بھلا تم انھیں

فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمْ

پکار کے تو دیکھو تو اگر تم سچے ہو تو وہ تمہاری کچھ سن لیں کیا ان کے ایسے پاؤں

اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ

بھی ہیں جن سے چل سکیں یا انھیں ایسے ہاتھ بھی ہیں جن سے (کسی چیز کو) پکڑ سکیں یا

لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ

انھیں ایسی آنکھیں بھی ہیں جن سے دیکھ سکیں یا ان کے ایسے کان ہیں جن سے سن سکیں

قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾

(اے رسول ان لوگوں سے) کہدو کہ تم اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو بلاؤ پھر سب ملکر مجھ پر داؤں چلو پھر مجھے

اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى

(ذرا بھی) مہلت نہ دو پھر دیکھوں تو میرا کیا بنا سکتے ہو بیشک میرا مالک و مختار تو بس خدا ہے جس نے کتاب (قرآن) کو

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا

نازل فرمایا اور وہی (اپنے) نیک بندوں کا حامی ہے اور وہ لوگ (بت) جنھیں تم خدا کے سوا (اپنی مدد

يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾

کو) پکارتے ہو نہ تو وہ تمہاری مدد کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ اپنی آپ مدد کر سکتے ہیں۔

ملا جب آپ نے مشرکین عرب کو خدا کے عذاب سے ڈرایا تو وہ لوگ کہنے لگے ہمارے معبودوں کی مذمت مت کرو ایسا نہ ہو کہ ان کی طرف سے کوئی مصیبت تم پر آجائے اس وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ۱۲

مشرکین عرب کی حالت

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ

اور اگر تو انہیں ہدایت کی طرف بلائے گا بھی تو یہ سن ہی نہیں سکتے اور تو تو سمجھتا ہے کہ وہ

يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾ خُذِ الْعَفْوَ

تجھے (آنکھیں کھولے) دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ دیکھتے نہیں (اے رسول) تم درگزر کرنا اختیار

وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَاِمَّا

کرو اور اچھے کام کا حکم دو اور جاہلوں کی طرف سے منہ پھیر لو اور اگر شیطان کی طرف

يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ

سے تمہاری (امت کے) دل میں کسی طرح کا دغدغہ پیدا ہو تو تم خدا سے پناہ مانگو (کیونکہ) اس میں تو

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ

شک ہی نہیں کہ وہ بڑا سننے والا واقفکار ہے، بیشک جو لوگ پرہیزگار ہیں جب کبھی انہیں

مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ وَ

شیطان کا خیال چھو بھی گیا تو چونک پڑتے ہیں پھر فوراً انکی آنکھیں کھل جاتی ہیں ان کافروں کے بھائی

اِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَاِذَا

بند شیطان ان کو (دھر پکڑ کے گمراہی کی طرف گھسیٹے جاتے ہیں پھر کسی طرح کی کوتاہی (بھی) نہیں کرتے

لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا

اور جب تم انکے پاس کوئی (خاص) معجزہ نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے اسے کیوں نہیں بنا لیا (اے رسول)

يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى

تم کہدو کہ میں تو بس اسی وحی کا پابند ہوں جو میرے پروردگار کیطرف سے میرے پاس آتی ہے (قرآن) تمہارے پروردگار

وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ

کیطرف سے (حقیقت کی) دلیلیں ہیں اور ایماندار لوگوں کے واسطے ہدایت اور رحمت ہے (لوگو) جب قرآن پڑھا

فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

جائے تو کان لگا کے سنو اور چپ چاپ رہو تاکہ (اسی بہانے) تم پر رحم کیا جائے،

ملا احادیث سے ثابت ہے کہ یہ حکم نماز جماعت کا ہے کہ جب امام قرآن کی کوئی سورۃ پڑھے تو ماموم کا فرض ہے کہ اسے توجہ سے سنے اور چپ رہے اور خود کچھ نہ پڑھے لیکن اگر یوں بھی قرآن پڑھا جائے تو اہل اسلام کو اس کے سامنے بیٹھ کے گپ نہ کرنا چاہیئے بلکہ اس کی طرف توجہ مناسب ہے ۱۲

نماز جماعت کا حکم

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ

اور اپنے پروردگار کو اپنے جی ہی جی میں گڑگڑا کے اور ڈر (ڈر) کے اور بہت پیچ کے

الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ

نہیں (دھیمی آواز) سے صبح وشام یاد کیا کرو اور (اس کی یاد سے) بالکل غافل نہ

الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ

ہو جاؤ بیشک جو لوگ ۱۷ (فرشتے وغیرہ) تمہارے پروردگار کے پاس مقرب ہیں اور وہ

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ السجدة

اسکی عبادت سے سرکشی نہیں کرتے اور اسی کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کا سجدہ کرتے ہیں۔

(۸) سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ (۸۸)

اٰيَاتُهَا — رُكُوْعَاتُهَا

سورۂ انفال ۱۸ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی پچھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ۭ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ

(اے رسول) تم سے لوگ انفال ۱۹ (مال غنیمت) کے بارہ میں پوچھا کرتے ہیں تو تم کہدو کہ انفال

الرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۠ وَ

مخصوص ۲۰ خدا اور رسول کے واسطے ہے تو خدا سے ڈرو اور اپنے باہمی معاملات کی اصلاح کرو اور اگر

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱﴾ اِنَّمَا

تم (سچے) ایماندار ہو تو خدا کی اور اسکے رسول کی اطاعت کرو۔ سچے ایماندار تو بس

الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ

وہی لوگ ہیں کہ جب (انکے سامنے) خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو انکے دل دہل جاتے ہیں۔ اور

وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى

جب انکے سامنے اسکی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو انکے ایمان کو اور بھی زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ

۱۷ اس آیت کا سجدہ سنت ہے۔
۱۸ اس سورہ میں بھی خدا نے بہت سے امور اخلاقی و تمدنی ارشاد فرمائے ہیں جیسے انفال کا فیصلہ، جنگ بدر کا قصہ، ابولبابہ کی توبہ، ہجرت کا واقعہ قرآن کا مقابلہ اور ناکامی، غنیمت کا حکم، نزاع کے نقصانات، خدا بغیر زیادتی کے کوئی نعمت نہیں چھینتا، کفار کی مذمت، بزدلی کی برائی، صلح جو سے صلح کرلو وغیرہ وغیرہ۔ ۱۲ ۱۹ انفال نفل کی جمع ہے اور اسکے لغوی معنے زیادتی اور فضل کے ہیں اور عرفاً مال غنیمت کو کہتے ہیں اس میں مناسبت یہ ہے کہ یہ بھی خدا کا ایک فضل ہے اور شرعاً انفال چند چیزوں کو کہتے ہیں (۱) جو مال لشکر حرب سے بغیر لڑائی کے مل جائے (۲) وہ زمین جس کے باشندے بغیر لڑائی کے جلاوطن ہو گئے ہوں (۳) جو زمین بغیر لڑے بھڑے خوشی سے مسلمانوں کے حوالے کر دی جائے جیسے بحرین کی زمین (۴) جس کے سب باشندے مرجائیں مسلمان ہوں یا کفار (۵) نیستان و صحرا اور وہ خانہ جو کسی کی ملک نہ ہوں (۶) پہاڑوں کے نیچے کی زمین (۷) بادشاہوں کے شاہی سامان جو خاص اپنے واسطے ہوں (۸) کانیں وغیرہ وغیرہ ۲۰ ۱۲ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت بدر میں نازل ہوئی کیونکہ کفار نے راہ فرار اختیار کی اور مال غنیمت اور قیدی جمع ہونے لگے تو اصحاب تین قسم کے تھے سعد بن معاذ وغیرہ حضرت کے خیمہ کے گرد آپ کی حفاظت میں تھے حضرت علی وغیرہ کفار کو قتل کر رہے تھے کچھ لوگ مال غنیمت جمع کرنے میں مشغول تھے جنگ کرنے والوں میں بعض کو یہ خیال ہوا کہ مال غنیمت کل ہمارا ہونا چاہیے اور جمع کرنیوالوں کو الگ یہی فکر تھی حتی کہ آپس میں کچھ باتیں بھی ہونے لگیں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور انکو سمجھا دیا گیا کہ یہ محض خدا اور رسول کا ہے جس کو جتنا چاہیں دیں ۱۲

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَ

بس اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں اور جو ہم نے

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ

انہیں دیا ہے اس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں یہی لوگ تو سچے ایماندار ہیں ان

حَقًّا ۚ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ

ہی کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے ہیں اور بخشش اور عزت

كَرِيمٌ ۝ كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَ

دآبرو کیساتھ روزی ہے یہ مال غنیمت کا جھگڑا ویسا ہی ہے جس طرح تمہارے پروردگار نے تمہیں

اِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝ يُجَادِلُوْنَكَ

بالکل ٹھیک (مصلحت سے) تمہارے گھر سے (جنگ بدر میں) نکالا تھا اور مومنین کا ایک گروہ (اس سے) ناخوش تھا

فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ

تھا کہ وہ لوگ حق کے ظاہر ہونے کے بعد بھی تم سے (خواہ مخواہ) سچی بات میں جھگڑتے تھے اور اس طرح

وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ

کرتے لگے گویا وہ (زبردستی) موت کے منہ میں ڈھکیلے جارہے ہیں اور (اسے اپنی آنکھوں سے) دیکھ رہے ہیں اور (یہ وہ وقت تھا جب خدا تم

اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ

سے وعدہ کر رہا تھا کہ (کفار مکہ کی) دو جماعتوں میں سے ایک تمہارے لئے ضرور ہے اور تم چاہتے تھے کہ کمزور جماعت تمہارے

لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ

ہاتھ لگے (تاکہ بغیر لڑے بھڑے مال غنیمت ہاتھ آجائے) اور خدا یہ چاہتا تھا کہ اپنی باتوں سے حق کو ثابت (قائم) کرے اور

دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ

کافروں کی جڑ کاٹ ڈالے تاکہ حق کو حق ثابت کر دے اور باطل کو ملیا میٹ کر دے اگرچہ گنہگار

كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ

(کفار اس سے) ناخوش ہی کیوں نہ ہوں (یہ وہ وقت تھا) جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے

الانفال کا شانِ نزول

۱ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ہم گئے اور مارے گئے یہ جنگ بدر کا واقعہ ہے اور اسکا قصہ یوں ہے کہ کفار قریش کا ایک قافلہ جس کے سردار ابوسفیان اور عمر عاص وغیرہ تھے شام سے تجارت کا مال لئے جارہے تھے یہ خبر حضرت رسول کو دی گئی اور جہاد کا حکم ہوا آپ تین سو تیرہ آدمیوں کا چھوٹا سا لشکر لئے ہوئے انکی طرف چلے یہ خبر ابوسفیان کو معلوم ہوگئی اور اسنے مکہ سے قریش کو اپنی مدد کیلئے بھیجا وہاں یہ خبر پہنچتے ہی ایک اچھا خاصا ہنگامہ ہوگیا اور ابوجہل وغیرہ نے منادی کرادی کہ قریش پر ایسی مصیبت کبھی نہ پڑی تھی تم سے کوئی ایسا آدمی نہیں جس کا مال اس قافلہ میں نہ ہو غرض بڑے ساز و سامان سے ایک بڑا لشکر روانہ ہوگیا اور ابوسفیان اپنی چالاکی سے مشہور راستہ کو چھوڑ کر کسی اور راہ سے مکہ کو چلدیا اور ان دونوں میں مڈبھیڑ ہو گئی آپ نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کیونکہ یہ لوگ اپنی قلت سے بہت گھبرائے ہوئے تھے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ جو حکم دینگے ہمیں عذر نہیں غرض جنگ کی ٹھہری کیونکہ خدا مدد کا وعدہ کر چکا تھا۔ قریش کے کچھ غلام نہر سے پانی لینے آئے انکو مسلمانوں نے گرفتار کر لیا انسے انکی تعداد کا پتہ چلا کہ قریب ایک ہزار کے ہیں اور اونٹوں کے علاوہ چار سو گھوڑے بھی تھے اور مسلمانوں کے پاس کل دو گھوڑے تھے حضرت عمار یاسر رضی اللہ عنہ جاسوس بنکر گئے تو معلوم ہوا کہ وہ اس کثرت پر بھی بہت خائف اور ترساں ہیں چنانچہ عتبہ کی رائے پھر جانیکی تھی مگر ابوجہل نے جسکو غیرت دلائی اور سب سے پہلے عتبہ اور اسکے بھائی شیبہ اور اسکا بیٹا ولید مقابلہ کو نکلے ادھر سے بھی تین آدمی انصار سے گئے مگر ان لوگوں نے کہا ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے غرض انصار پھر آئے اور حضرت رسول نے عتبہ کے مقابلہ میں حضرت عبیدہ کو اور شیبہ کے مقابلہ میں حضرت حمزہ کو اور ولید کے مقابلہ میں حضرت علی علیہ السلام کو بھیجا سب سے پہلے حضرت علی نے ولید کو واصل جہنم کیا شیبہ اور حمزہ میں کشتی ہوئی اور دونوں زمین پر تھے کہ حضرت علی نے ایک ہی وار میں شیبہ کا کام تمام کیا عتبہ اور عبیدہ دونوں زخمی ہو کر اپنی اپنی جگہ پڑے ہوئے تھے کہ حضرت علی نے عتبہ کو بھی جہنم کی راہ دکھائی حضرت عبیدہ میں ابھی کسی جان باقی تھی کہ حضرت رسول کے پاس اٹھا کے لائے گئے اور آپنے فرمایا تم میرے گواہ ہو پہلے شہید ہو اور بہشت کی خوشخبری دی خلاصہ اس کے بعد خوب جنگ ہونے لگی اور آخر خدا نے فرشتوں کو مدد کے لئے بھیجا اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی ۱۲۔۱۲۔۱۲

لَكُمْ اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِیْنَ ۝۹

تمہاری سن لی اور جواب دیا کہ میں تمہاری لگاتار ہزار فرشتوں سے مدد کرونگا اور (یہ امداد غیبی) خدا

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰی وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ

نے صرف تمہارے خوشی خاطر کیلئے کی تھی اور تاکہ تمہارے دل مطمئن ہو جائیں اور (یاد رکھو کہ) مدد خدا

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ

کے سوا کسی اور کے ہاں سے (کبھی) نہیں ہوتی۔ بے شک خدا غالب اور حکمت

حَكِیْمٌ ۝۱۰ اِذْ یُغَشِّیْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَیُنَزِّلُ

والا ہے یہ وہ وقت تھا کہ جب اپنی طرف سے اطمینان دینے کیلئے تم پر نیند کو غالب کر رہا تھا اور

عَلَیْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَیُذْهِبَ

تم پر آسمان سے پانی [1] برسا رہا تھا تاکہ اس سے تمہیں پاک و پاکیزہ کر دے اور تم سے

عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ وَلِیَرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِكُمْ وَیُثَبِّتَ

شیطان کی گندگی دفع کر دے اور تمہارے دل مضبوط کر دے اور پانی سے (بالوجم جائے) اور

بِهِ الْاَقْدَامَ ۝۱۱ اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَی الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ

تمہارے قدم (اچھی طرح) جمائے رہے (اے رسول یہ وقت تھا) جب تمہارا پروردگار فرشتوں سے

مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۭ سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ

فرما رہا تھا کہ میں یقیناً تمہارے ساتھ ہوں تم ایمانداروں کو ثابت قدم رکھو میں بہت جلد کافروں

الَّذِیْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ

کے دلوں میں (تمہارا رعب) ڈال دوں گا (بس پھر کیا ہے اب) تو ان کفار کی گردنوں پر مارو اور

الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝۱۲

ان کی پور پور کو چٹیلی کر دو یہ (سزا) اس لئے ہے کہ ان لوگوں نے خدا

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ

اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو شخص (بھی) خدا اور اسکے

[1] چونکہ ابو جہل نے چالاکی سے تالاب کنارے پہلے ہی سے خیمے ڈال دیئے تھے اور مسلمان بڑی گہری ریت میں تھے کہ چلنے میں گھٹنے تک انکے پاؤں دھنس جاتے تھے اس وجہ سے ان لوگوں کو سخت تردد تھا تو خدا نے انکے رفع تردد کے واسطے ان پر نیند غالب کر دی تو شیطان نے ان میں سے اکثروں کو محتلم کر دیا اسکے جواب میں خدا نے خوب پانی برسایا کہ ریت بھی جم گئی اور ان لوگوں کو پانی کا بھی آرام ہوا اور کفار کی سخت زمین بھیڑ ہو گئی پھر انکی قلت پر رحم کھا کر ان کی مدد کو فرشتے بھیجے پہلے ایکہزار پھر تین ہزار پھر پانچ ہزار اگرچہ اسکا حکم ہی کفار کی تباہی کیلئے کافی تھا مگر یہ مسلمانوں کا دل بڑھانے کی ایک ظاہری تدبیر تھی۔ چنانچہ ابن عباس کہتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان کسی مشرک کا مقابل ہوتا تو کوڑے کی آواز سنتا اور پھر ساتھ ہی اسکے مشرک کو زمین پر پڑا ہوا پاتا اور کوڑے کا نشان اس کے سر پر موجود، اور جناب امیر فرماتے ہیں کہ ہمارے اور مشرکوں کے کشتوں میں یہ فرق تھا کہ ہمارے کشتوں میں زخم کا نشان موجود رہتا اور ان میں نہیں، خود مشرکین کا بیان تھا کہ جب ہم سے مقابلہ ہوا تو ہم پر رعب غالب ہوا اور ہم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ہاتھوں میں تلوار اور کوڑے لئے ہوئے گھوڑوں پر سوار شملہ لٹکاتے ہوا میں زمین سے بے لگاؤ کھڑے اور جس پر کوڑا مارتے فوراً مر جاتا ہے۔ یہ دیکھ کر ہمارے حواس بجا نہ رہے اور سب کے سب بھاگ کھڑے ہوئے۔ ۱۲

يُشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾

رسولؐ کی مخالفت کرے گا تو (یاد رہے کہ) خدا بڑا سخت عذاب کرنے والا ہے۔ (کافرو! دُنیا

ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾

میں تو) لو پھر اس (سزا) کا مزہ چکھو اور (پھر آخرت میں تو) کافروں کے واسطے جہنم کا عذاب ہی ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اے ایماندارو! جب تم سے کفار سے میدان جنگ میں مقابلہ ہو تو (خبردار) ان کی طرف پیٹھ

زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ

نہ پھیرنا اور (یاد رہے) اُس شخص کے سوا جو لڑائی کے واسطے

يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى

بچرائے یا کسی جماعت کے پاس (جاکر) موقع پائے (اور) جو شخص بھی اس دن ان کفار کیطرف اپنی

فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ

پیٹھ پھیریگا وہ یقینی (ہر پھر کے) خدا کے غضب میں آگیا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے اور وہ

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۠

(کیا) بُرا ٹھکانا ہے اور (مسلمانو) ان کفار کو کچھ تمنے تو قتل کیا نہیں بلکہ ان کو تو خود خدا نے

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ

قتل کیا اور (اے رسول) جب تم نے تیر مارا تو کچھ تم نے نہیں مارا بلکہ خود خدا نے تیر مارا اور تاکہ اپنی

الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَاۗءً حَسَنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

طرف سے مومنین پر خوب احسان کرے بیشک خدا (سب کی) سنتا اور (سب کچھ) جانتا

عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

ہے یہ تو یہ اور خدا تو کافروں کی مکاری کا کمزور کر دینے والا ہے (کافرو) اگر تم فیصلہ چاہتے تھے کہ

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاۗءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا

(جو حق پر ہو اسکی) فتح ہو تو (مسلمانوں کی) فتح بھی تمہارے سامنے آموجود ہوئی (اب کیا عذر باقی ہے) اور اگر تم اب

۱۲ کفار قریش جب مکہ سے رخصت ہونے لگے تو خانہ کعبہ کا پردہ پکڑ کے دعا کی تھی کہ خداوندا ان دونوں لشکروں میں جو سیدھی راہ پر ہو اور زیادہ بزرگ اور سچا دین رکھتا ہو اس کی مدد کرنا اور دوسرے کو ذلیل و رسوا اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے اس دُعا کا متمنی سب سے زیادہ ابوجہل تھا جو عمرو بن الجموح کی وار سے اپنے خون میں لوٹ رہا تھا اور چلتے چلاتے اس نے عمرو بن الجموح پر وار کیا جس سے اس کا ہاتھ کٹ گیا اتنے میں حضرت ابن مسعود موقع پر پہونچ گئے اور ابوجہل کے سینہ پر سوار ہو کر اس کا سر کاٹا اور حضرت رسول خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کا دل ٹھنڈا ہوا اس لڑائی میں مسلمانوں کی طرف سے نو آدمی کام آئے اور کفار کی طرف سے ستر آدمی قتل ہوئے جن میں ستائیس آدمی صرف حضرت علیؑ کے مقتول تھے اور ستر آدمی قیدی تھے، منجملہ ان کے حضرت عباس اور حضرت عقیل بھی تھے جب باقی کفار بھاگے تو حضرت رسولؐ نے شب کو وہیں قیام کیا سب اصحاب تو سو گئے مگر خود حضرت کو حضرت عباس کے کراہنے کی وجہ سے نیند نہ آئی یہاں تک کہ جب انکی ہتھکڑیں ڈھیلی کر دی گئیں اور چپ ہوئے تو آپ کو نیند آئی ان ہی قیدیوں میں ابوالعاص حضرت خدیجہ کی بیٹی زینب کا شوہر بھی تھا۔ زینب نے اپنے شوہر کی رہائی کے لئے وہ زیورات جو حضرت خدیجہ نے جہیز میں دیئے تھے، آپ کے پاس بھیجے، جب ان زیورات پر آپ کی نظر پڑی آبدیدہ ہو گئے۔ اللہ رحم کرے آپ نے سب مسلمانوں سے بحل کرا کے وہ زیورات زینب کو واپس کئے اور اس کے شوہر کو بھی رہا کر دیا۔ ۱۲

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَإِن تَعُودُوا نَعُدْ ۚ وَلَن تُغْنِيَ
بھی مخالفت اسلام سے) باز رہو تو تمہارے واسطے بہتر ہے اور اگر تم کہیں پلٹ پڑے تو (یاد رہے) ہم بھی پلٹ
عَنكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ
پڑینگے (اور تمہیں تباہ کر چھوڑینگے) اور تمہاری جماعت اگرچہ بہت زیادہ بھی ہو ہرگز کچھ کام نہ آئیگی اور خدا تو
الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ
یقینی مومنین کیساتھ ہے۔ اے ایماندارو خدا اور اسکے رسولؐ کی اطاعت کرو اور
رَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَا
اسکے منہ نہ موڑو جب تم سن رہے ہو اور ان لوگوں کے
تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٢١﴾
ایسے نہ ہو جاؤ جو منہ سے تو کہتے تھے کہ ہم سن رہے ہیں حالانکہ وہ سنتے (سناتے خاک) نہ تھے
إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ
ہمیں شک نہیں کہ زمین پر چلنے والے تمام حیوانات سے بدتر خدا کے نزدیک وہ بہرے گونگے (کفار) ہیں جو
لَا يَعْقِلُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ وَ
کچھ نہیں سمجھتے اور اگر خدا ان میں نیکی (کی بو بھی) دیکھتا تو ضرور ان میں سننے کی قابلیت عطا کرتا مگر (یہ
لَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
ایسے بدسرشت ہیں کہ) اگر انمیں سننے کی قابلیت بھی دیتا تو بھی منہ پھیر کر بھاگتے اے ایماندارو
آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا
جب تمکو (ہمارا) رسول (محمدؐ) ایسے کام کیلئے بلائے جو تمہاری روحانی زندگی کا باعث ہو تو تم
يُحْيِيكُمْ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ
خدا کے رسول کا حکم دل سے قبول کرلو اور جان لو کہ خدا وہ قادر مطلق ہے کہ آدمی اور اسکے دل (ارادے) کے درمیان
وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ
اسطرح آجاتا ہے اور یہ بھی سمجھ لو کہ تم سب کے سب اسکے سامنے حاضر کئے جاؤگے اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو خاص انہیں لوگوں پر نہ پڑیگا

ع ۹

۱۹ اس سے یا تو ایمان مراد ہے جس سے دنیا و دین دونوں کی زندگی ہے یا جہاد مراد ہے جو زندگی جاوید کا باعث ہوتا ہے اور علامہ ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ اس سے مراد حضرت علی کی ولایت ہے اور یہی قرین قیاس ہے واللہ اعلم ۱۲ ۲۰ یعنی اگر وہ چاہے تو دل کو پلٹ دے (یا یہ کہ اگر چاہے تو جو کام انسان کرنا چاہتا ہے اس کو نہ کرے بلکہ خلاف ہو جائے چاہتا کچھ تھا، ہو گیا کچھ، اسی کی طرف اشارہ کر کے جناب امیرؑ نے ارشاد فرمایا ہے عرفت ربی بفسخ العزائم میں نے اپنے پروردگار کو قصد کے ٹوٹ جانے سے پہچانا ۱۲ ۲۱ حضرت علی امام محمد باقر زید بن ثابت ربیع بن انس اور ابو العالیہ وغیرہ نے لاتصیبن کے لام کو لام تاکید پڑھا ہے یعنے لتصیبن۔ تب معنے یوں کہے جائینگے اس فتنہ سے ڈرو جو خاص کر ظالموں ہی پر پڑے گا۔ واللہ اعلم ۱۲ ۲۲ امام حسنؑ سے روایت ہے کہ یہ آیت حضرت علی عمار طلحہ اور زبیر کی شان میں خاص جنگ جمل کے متعلق نازل ہوئی اسی وجہ سے خود زبیر کہا کرتے تھے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ ہم نے ایک زمانہ تک اس آیت کو پڑھا اور کوئی شخص اس کا مصداق نہ معلوم ہوا تو ہم ہی اس کے مراد ہیں اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک دن زبیر رسول اللہ کے ساتھ جا رہے تھے کہ حضرت علی سامنے سے آتے دکھائی دیئے تو زبیر ہنس پڑے حضرت رسولؐ نے پوچھا تم علی کو کتنا چاہتے ہو؟ یہ بولے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں ان کو اپنے لڑکے کے برابر بلکہ اس سے بھی زیادہ چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا تمہارا اس دن کیا حال ہوگا۔ جب تم اس کے مقابلے میں لڑنے جاؤگے دیکھو تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۱۱۱ سطر ۲ مطبوعہ مصر ۱۲

ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ

جنھوں نے تم میں سے ظلم کیا (بلکہ تم سب کے سب اس میں پڑ جاؤ گے) اور یہ یقین جانو کہ خدا

الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾ وَاذْكُرُوا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ

بڑا سخت عذاب کرنیوالا ہے (مسلمانو! وہ وقت یاد کرو) جب تم سرزمین (مکہ) میں بہت کم اور بالکل بے بس تھے

فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ

اس کے سہے جاتے تھے کہ کہیں لوگ تم کو اچک لے جائیں تو خدا نے تمکو (مدینہ میں)

وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ

پناہ دی اور خاص اپنی مدد سے تمھاری تائید کی اور تمھیں پاک و پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں تاکہ تم

تَشْكُرُونَ ﴿٢٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَ

شکرگزاری کرو اے ایماندارو نہ تو خدا اور رسولؐ کی (امانت میں) خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں

الرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٧﴾ وَاعْلَمُوا

میں خیانت کرو حالانکہ تم سمجھتے بوجھتے ہو اور یقین جانو کہ تمھارے مال اور تمھاری اولاد تمھاری آزمائش

أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ

کی چیزیں ہیں (کہ جو انکی محبت میں بھی خدا کو نہ بھولے وہ دیندار ہے) اور یقیناً خدا کے ہاں بڑی

عَظِيمٌ ﴿٢٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَل

مزدوری ہے اے ایماندارو اگر تم خدا سے ڈرتے رہو گے تو وہ تمھارے واسطے امتیاز پیدا

لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ

کر دیگا اور تمھاری طرف سے تمھارے گناہ کا کفارہ قرار دے گا اور تمھیں بخش دے گا اور خدا بڑا

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢٩﴾ وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا

صاحب فضل (وکرم) ہے اور (اے رسولؐ وہ وقت یاد کرو) جب کفار تم سے فریب

لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ ۚ وَيَمْكُرُونَ وَ

کر رہے تھے تاکہ تم کو قید کر لیں یا تم کو مار ڈالیں یا تمھیں (گھر سے) نکال باہر کریں وہ تو یہ تدبیر

ع ۹

۱۵ جب یہودان بنی قریضہ کے محاصرہ کو اکیس دن گذر گئے تو تنگ آکر ان لوگوں نے کہلا بھیجا کہ جس طرح آپ نے بنی نضیر سے صلح کی ہم سے بھی صلح کر لیجئے کہ ہملوگ یہاں سے نکلکر شام میں چلے جائیں آپنے جواب دیا کہ میں صلح تو نہ کرونگا مگر تم لوگ سعد معاذ کے حکم سے قلعہ سے باہر نکلو تو جو مناسب ہوگا کیا جائیگا یہودیوں نے ابولبابہ انصاری کو بلا بھیجا انہوں نے گلے کی طرف اشارہ کیا یعنے اگر اترے تو مار ڈالے جاؤ گے ادھر تو یہ باتیں ہو رہی تھیں ادھر یہ آیت نازل ہوئی، ابو لبابہ کے قدم نہیں اٹھتے، رسولؐ کے پاس پہنچے تو آیت نازل ہونیکا حال معلوم ہوا پھر کیا تھا روتے ہوئے مسجد رسول میں پہنچے اور اپنے کو ایک ستون سے باندھ کر قسم کھائی کہ جبتک میری توبہ نہ قبول ہوگی نہ کھاؤنگا نہ پیونگا یہاں تک کہ مرجاؤں آخر جب متواتر سات روز یونہی گذر گئے تو بیہوش ہو کر گر پڑے خدا نے توبہ قبول کی، انکے پاس خبر آئی تو بولے بیشک خود رسولؐ مجھے آکر نہ کھولیں گے میں نہ مانونگا آخر رسول اللہؐ نے خود آکر کھولا۔ اب تک وہ ستون مسجد میں موجود ہے اس پر استوانہ ابو لبابہ لکھا ہوا ہے۔ ۱۲ سلہ

مطلب یہ ہے کہ ؎

جوان و پیر کہ در بند مال و فرزند اند ؎ نہ عاقل اند کہ طفلان ناخردمند اند ۱۳ جب انصار مکہ میں آکر مسلمان ہو گئے اور آپ نے نصرت کا وعدہ کر گئے تو کفار قریش کو خوف پیدا ہوا اور انتظامی جوش نے دار الندوہ میں جو قصی بن کلاب کا بنایا ہوا ایک بڑا مکان اور عام پنچایتوں کا مأوی تھا تمام قبائل کو اکٹھا کر دیا اور شیطان بھی شیخ نجدی کی صورت میں انکا اعلیٰ مشیر تھا غرض ابو البختری نے کہا کہ محمدؐ کو ایک تنگ مکان میں قید کر کے دروازہ بند کر دو اور برابر سد رمق کھانا ایک سوراخ سے دیتے رہو کہ گھبرا کر مرجائے۔ ہشام بن عمرو بولا اس کو ایک اونٹ پر بٹھا کر شہر بدر کیا جائے یہ دونوں رائیں ناپسند ہوئیں۔ ابو جہل نے کہا میری رائے ہے کہ قریش کے ہر قبیلہ سے ایک شخص لیا جائے اور تمام

(اشقاص مل کر اس کو قتل کر ڈالیں تاکہ محمدؐ کا خون تمام (باقی صفحہ ۲۸۷ پر)

يَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

کر رہے تھے اور خدا بھی (انکے خلاف) تدبیر کر رہا تھا اور خدا تو سب تدبیر کرنیوالوں سے بہتر اور جب انکے سامنے

اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ

ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو بول اٹھتے ہیں کہ ہم نے سنا (لیکن) اگر ہم چاہیں تو یقیناً ایسا ہی (قرآن) ہم

هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ

بھی کہہ سکتے ہیں یہ تو بس اگلوں ہی کے قصے ہیں اور (اے رسول وہ وقت یاد کرو) جب کافروں نے دعا میں

اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا

مانگیں کہ خداوندا اگر یہ (دین اسلام) حق ہے اور تیرے پاس سے (آیا) ہے تو ہم پر آسمان سے

حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ

پتھر برسا دے یا ہم پر کوئی اور دردناک عذاب ہی نازل فرما حالانکہ جب تک تم انکے درمیان

اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ

موجود ہو خدا ان پر عذاب نہیں کرے گا اور اللہ ایسا بھی نہیں کہ لوگ تو اس سے اپنے گناہوں کی

هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ

معافی مانگ رہے ہیں اور خدا انپر عذاب نازل فرمائے، اور جب لوگ لوگوں کو مسجد حرام (خانہ کعبہ کی عبادت) سے روکتے

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ

ہیں تو پھر ان کیلئے کونسی بات باقی ہے کہ انپر عذاب نازل کرے اور یہ لوگ تو خانہ کعبہ کے متولی بھی نہیں (پھر کیوں روکتے

اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَمَا كَانَ

ہیں) اسکے متولی تو صرف پرہیزگار لوگ ہیں مگر ان کافروں میں سے بہتیرے نہیں جانتے ہیں اور خانہ کعبہ کے پاس

صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا

سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا ان کی نماز ہی کیا تھی تو (اے کافرو) جب تم کفر کیا کرتے

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تو اسکی سزا میں (پڑے) عذاب کے مزے چکھو اس میں شک نہیں کہ یہ کفار اپنے مال محض اس

(بقیہ صفحہ ۲۸۶) قبائل پر تقسیم ہو جائے اور بنی ہاشم کو خون بہا لینے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو کیونکہ یہ لوگ تمام قبائل کا مقابلہ نہیں کر سکتے ادھر تو یہ مشورہ ہو رہا تھا اور ادھر خدا نے حضرت جبرئیل کے ذریعہ سے تمام کارروائی کی اطلاع دیدی اور حکم دیا کہ تم علی کو اپنی جگہ سونپ کر شہر سے باہر نکل جاؤ آپ نے تمام مسلمانوں سے کہہ دیا کہ تم میں سے کوئی اپنے گھر سے آج کی شب باہر نہ نکلے غرض آپ حضرت علی کو اپنی جگہ سلا کر باہر نکلے۔ حضرت علی کا قصہ ۲۹ میں دیکھیں تھوڑی دیر کے بعد حضرت ابوبکر نے دیکھا ان کو اپنے ساتھ لے لیا آگے بڑھ کے کچھ لوگ ملے آپ نے ایک مٹھی خاک کی انکی طرف پھینکی کہ کوئی انمیں سے آپ کو دیکھ نہ سکا اور پھر آپ شہر سے باہر ہو کر غار ثور میں جا کر چھپ رہے اور فوراً مکی نے جالا تن دیا مشرکین رات بھر محاصرہ کئے رہے صبح کو تلواریں کھینچے اندر گھسے تو حضرت علی کو پایا پوچھا محمدؐ کہاں ہیں فرمایا میں انکا نگہبان تو ہوں نہیں غرض وہ اپنا سا منہ لیکر باہر نکلے اور نشان قدم کو دیکھتے اس غار تک پہنچے ابوبکر کے نشان قدم کا استاد تھا کہنے لگا یہاں تک تو محمدؐ مزور گئے ہیں اس کے بعد خواہ زمین میں چلے گئے یا آسمان پر غرض وہ لوگ واپس ہوئے اور آپ تین دن کے بعد مدینہ روانہ ہوئے۔ (حاشیہ صفحہ ہذا) ۱۲ نعمان بن حارث تجارت کی غرض سے ایران گیا تھا اور وہاں سے رستم و سہراب کا قصہ خرید کر عرب میں ترجمہ کیا اور یہاں آکر کہنے لگا دیکھو قرآن کی طرح ہم نے بھی اگلوں کے قصے گڑھے ہیں۔ عثمان بن مظعون نے کہا اے خدا سے ڈر محمدؐ حق پر ہیں وہ بولا میں بھی حق پر ہوں عثمان نے کہا محمدؐ لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں وہ بولا میں بھی یہی کہتا ہوں مگر اس کے ساتھ ھٰؤلاء بنات اللہ بھی کہتا ہوں جب حضرت کو یہ خبر معلوم ہوئی تو آپ نے اس کو جھڑکا وہ کہنے لگا خداوندا اگر محمدؐ کا دین سچا ہے تو مجھ پر عذاب نازل کر اس وقت آیت نازل ہوئی آخر یہ لمبعث جنگ بدر میں واصل جہنم ہوا۔ ۱۲ ۱۵ علامہ ابن حجر نے اس آیت کو بھی فضائل اہلبیت میں شمار کیا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ اس مطلب کا اشارہ حضرت رسولؐ نے اپنے اہلبیتؑ کی طرف خود بھی کیا ہے کہ جس

(باقی حاشیہ صفحہ ۲۸۸ پر)

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

واسطے خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو راہ خدا سے روک دیں تو یہ لوگ اسے عنقریب

فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ

ہی خرچ کریں گے پھر اس کے بعد ان کی حسرت کا باعث ہو گا پھر آخر یہ لوگ ہار جائینگے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۙ﴿۳۶﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا (قیامت میں) سب کے سب جہنم کی طرف ہانکے جائینگے تاکہ خدا پاک

الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ

کو ناپاک سے جدا کر دے اور ناپاک لوگوں کو ایک دوسرے پر رکھ کے ڈھیر

عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ

بنائے پھر سب کو جہنم میں جھونک دے۔ یہی لوگ گھاٹا

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۚ﴿۳۷﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ

اٹھانے والے ہیں۔ (اے رسول) تم کافروں سے کہدو کہ اگر وہ لوگ (اب

يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ

بھی اپنی شرارتوں سے) باز رہیں تو انکے پچھلے قصور معاف کر دیئے جائیں اور اگر پھر کہیں پلٹے تو یقیناً

مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ

اگلوں کے طریقہ گذر چکے (جو انکی سزا ہوئی وہی انکی بھی ہو گی) مسلمانو! ان کافروں سے لڑے جاؤ یہاں تک کہ

فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ

کوئی فساد (باقی) نہ رہے اور (بالکل سارا خدائی میں) خدا کا دین ہی دین ہو جائے پھر اگر یہ لوگ (فساد سے

اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا

باز آئیں تو خدا انکی کارروائیوں کو خوب دیکھتا ہے اور اگر سرتابی کریں تو مسلمانو! سمجھ لو کہ خدا یقیناً

اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

تمہارا مالک ہے اور وہ کیا اچھا مالک ہے اور کیا اچھا مددگار ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۸۷) طرح رسول اللہ اہل زمین کے امان کے باعث ہیں اسی طرح آپ کے اہلبیت بھی ان کے امان کے ذریعہ ہیں اور اس بارے میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں ایک حدیث یہ ہے۔ کہ جس طرح ستارے آسمان والوں کے امان ہیں اسی طرح میرے اہلبیت زمین والوں کے امان ہیں۔ دیکھو صواعق محرقہ علامہ ابن حجر عسقلانی قلمی۔ ۱۲-۱۲